ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور
www.tanzeem.org
14
مسلسل اشاعت کا 33واں سال
تنظیم اسلامی کا پیغام خلافت راشدہ کا نظام
تنظیم اسلامی کا ترجمان
22 تا 28 رمضان المبارک 1445ھ / 2 تا 8 اپریل 2024ء

غزہ کے مجاہد کا آخری پیغام

خان یونس کا ہر دلعزیز ہونہار فت بال محمد برکات، اپنے آخری کلمات کے ساتھ ایک عظیم پیغام چھوڑ کر رخصت ہوتا ہے:

''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: اے میرے اہل خاندان، میرے سب پیارے، میرے دوست، وطن عزیز اور ہماری اقصیٰ! شاید یہ میرے آخری الفاظ، آخری ہم کلامی، آخری منظر ہے جس میں آپ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ ہم بہت مشکل حالات میں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی سلطنت میں کچھ بھی اللہ کی مرضی کے بغیر نہیں ہوتا! ایک چیونٹی تک ہاتھ پیر ہلا نہیں سکتی الا باذن اللہ! (یہاں سورۃ التوبہ آیت 52 کی تلاوت کی۔)

اللہ قادر مطلق ہے۔ اس نے یہ بھی (ہمیں) بتایا، (قرآنی آیات شفاف جھرنوں کی طرح برکات کی زبان سے بہتی چلی جا رہی ہیں، روح میں اترتی آیات!): (یہاں سورۃ الحدید کی آیات 20 تا 23 کی تلاوت کی۔)

ممکن ہے زندگی اب ختم ہونے کو ہو اور وقت شاید آ گیا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ابھی کچھ باقی ہو! اس کا تعین ان لوگوں (اسرائیلیوں) کے ہاتھ میں نہیں۔ ارض وسما، اور غیب کے مالک کے ہاتھ میں ہے۔ وہی (ایک ہے جس کے پاس غیب کا حقیقی علم ہے۔)

(یہاں سورۃ انعام کی آیت 1 کی تلاوت کی۔)

وہی ہے جس نے طے شدہ مدت (زندگی کی) مقرر کر رکھی ہے۔ صرف اسی کا فیصلہ ہے کہ ہمیں کب مرنا ہے۔ (پس منظر میں گولیوں کی آوازیں قریب آ رہی ہیں۔) چنانچہ میں آپ سے معافی کا طلب گار اور دعاؤں کا خواست گار ہوں۔ اے میرے ماں باپ! آپ میرے محبوب ترین ہیں، نہایت بیش بہا! اور ہاں میرے بچو! میرے محبوب! میں آپ کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ وہ دعا جو مومن مسافر کو مقیم کے لیے کرنی کریم نبی ﷺ نے سکھائی ہے۔ یہ راہِ آخرت کی دہلیز پر کھڑا مسافر پڑھتا ہے: ''میں سپرد کرتا ہوں تمہیں اس اللہ کے کہ کچھ ضائع نہیں ہوتا، اس کی سپردگی میں سونپا جانے والا۔'' (احمد، ابن ماجہ) اب بات ختم کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی مسافر کریم رمضان، ہجی سجائی جنت کو عازم سفر ہو گیا!

عامرہ احسان

غزہ پر اسرائیل کی وحشیانہ بمباری کو 178 دن گزر چکے ہیں! کل شہادتیں: 32800 سے زائد، جن میں بچے: 13500، عورتیں: 10300 (تقریباً)۔ زخمی: 83500 سے زائد

اس شمارے میں

اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر
انفاق و مواسات
قادیانیوں کی تفسیر اور سپریم کورٹ کا فیصلہ
انصاف کے نام پر ظلم!
صفیں پھٹی پھٹی ہوئی!
تنظیم اسلامی کے مختلف حلقہ جات میں استقبال رمضان پروگرام

الہدیٰ
ڈاکٹر اسرار احمدؒ 1079

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اندیشہ اور اسرائیلی کی دوسری لڑائی

سُورۃُ القَصَص — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — آیات: 18، 19

فَاَصۡبَحَ فِی الۡمَدِیۡنَۃِ خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِی اسۡتَنۡصَرَہٗ بِالۡاَمۡسِ یَسۡتَصۡرِخُہٗ ؕ قَالَ لَہٗ مُوۡسٰۤی اِنَّکَ لَغَوِیٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّاۤ اَنۡ اَرَادَ اَنۡ یَّبۡطِشَ بِالَّذِیۡ ہُوَ عَدُوٌّ لَّہُمَا ۙ قَالَ یٰمُوۡسٰۤی اَتُرِیۡدُ اَنۡ تَقۡتُلَنِیۡ کَمَا قَتَلۡتَ نَفۡسًۢا بِالۡاَمۡسِ ٭ۖ اِنۡ تُرِیۡدُ اِلَّاۤ اَنۡ تَکُوۡنَ جَبَّارًا فِی الۡاَرۡضِ وَ مَا تُرِیۡدُ اَنۡ تَکُوۡنَ مِنَ الۡمُصۡلِحِیۡنَ ﴿۱۹﴾

آیت: ۱۸ ﴿فَاَصۡبَحَ فِی الۡمَدِیۡنَۃِ خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ﴾ ’’تو اُس نے صبح کی شہر میں (اس کیفیت میں) کہ وہ خوف زدہ بھی تھا اور چوکنا بھی‘‘

قتل کے بعد شہر میں ہر طرف قاتل کو ڈھونڈنے کی دھوم مچی ہو گی۔ اس لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام خوفزدہ بھی تھے کہ کہیں راز نہ کھل جائے اور محتاط و متجسس بھی۔ ﴿فَاِذَا الَّذِی اسۡتَنۡصَرَہٗ بِالۡاَمۡسِ یَسۡتَصۡرِخُہٗ ؕ﴾ ’’تو اچانک (اُس نے دیکھا کہ) جس شخص نے کل اُس سے مدد مانگی تھی وہی آج پھر اُس سے فریاد کر رہا ہے۔‘‘

وہی شخص آج پھر کسی سے اُلجھا ہوا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر اس نے پھر آپؑ کو مدد کے لیے پکارنا شروع کر دیا۔

﴿قَالَ لَہٗ مُوۡسٰۤی اِنَّکَ لَغَوِیٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۸﴾﴾ ’’موسیٰؑ نے اُس سے کہا کہ (معلوم ہوتا ہے) تم ہی ایک کھلے ہوئے شریر آدمی ہو۔‘‘ کہ کل بھی ایک قبطی سے تمہاری لڑائی ہو رہی تھی اور آج پھر تم نے کسی سے جھگڑا مول لے رکھا ہے۔ لگتا ہے تمہاری فطرت ہی ایسی ہے اور تم ہر کسی سے زیادتی کرتے ہو۔

آیت: ۱۹ ﴿فَلَمَّاۤ اَنۡ اَرَادَ اَنۡ یَّبۡطِشَ بِالَّذِیۡ ہُوَ عَدُوٌّ لَّہُمَا ۙ﴾ ’’پھر جب اُس نے پکڑنا چاہا اُس کو جو اُن دونوں کا دشمن تھا‘‘

حضرت موسیٰ علیہ السلام آگے تو بڑھے تھے اس قبطی کو پکڑنے کے لیے تاکہ اُسے اپنے اسرائیلی بھائی کو مارنے سے روک سکیں، لیکن چونکہ آپؑ کے غصے کا رخ اسرائیلی کی طرف تھا اور اس کو سختی سے ڈانٹتے ہوئے آپؑ نے اِنَّکَ لَغَوِیٌّ مُّبِیۡنٌ کہا تھا، اس لیے وہ سمجھا کہ آپؑ اس کی پٹائی کرنا چاہتے ہیں، چنانچہ:

﴿قَالَ یٰمُوۡسٰۤی اَتُرِیۡدُ اَنۡ تَقۡتُلَنِیۡ کَمَا قَتَلۡتَ نَفۡسًۢا بِالۡاَمۡسِ ٭ۖ﴾ ’’وہ چیخ اٹھا: اے موسیٰؑ! کیا تم مجھے بھی قتل کرنا چاہتے ہو جس طرح تم نے کل ایک شخص کو مار ڈالا تھا!‘‘

گویا اُس نے اپنی حماقت سے بھانڈا ہی پھوڑ دیا کہ کل والا قتل موسیٰؑ نے کیا تھا۔

﴿اِنۡ تُرِیۡدُ اِلَّاۤ اَنۡ تَکُوۡنَ جَبَّارًا فِی الۡاَرۡضِ﴾ ’’تم صرف یہ چاہتے ہو کہ تم اس ملک میں بڑے جابر بن جاؤ‘‘

﴿وَ مَا تُرِیۡدُ اَنۡ تَکُوۡنَ مِنَ الۡمُصۡلِحِیۡنَ ﴿۱۹﴾﴾ ’’اور تم نہیں چاہتے کہ تم اصلاح کرنے والوں میں سے بنو۔‘‘

گویا اس مکالمے سے اُس اسرائیلی نے ثابت کر دیا کہ وہ خود ایک منفی سوچ کا حامل اور گھٹیا کردار کا مالک شخص تھا۔

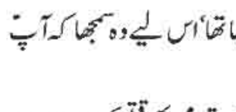

درس حدیث

سارا سال رمضان کی خواہش

عَنۡ أَبِي مَسۡعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعۡتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ یَوۡمٍ وَأَهَلَّ رَمَضَانُ فَقَالَ: ((لَوۡ یَعۡلَمُ الۡعِبَادُ مَا رَمَضَانُ لَتَمَنَّتۡ أُمَّتِي أَنۡ یَکُونَ السَّنَةَ کُلَّهَا)) (رَوَاهُ الۡبَیۡهَقِيُّ)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رمضان کا مہینہ شروع ہو چکا تھا کہ ایک دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ’’اگر لوگوں کو رمضان کی رحمتوں اور برکتوں کا پتہ ہوتا تو وہ خواہش کرتے کہ پورا سال رمضان ہی ہو۔‘‘

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ادار یہ

ایوب بیگ مرزا

اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

14 اگست 1947ء کی نصف شب جب مصطفیٰ علی ہمدانی کی آواز ریڈیو سے گونجی کہ ''یہ ریڈیو پاکستان ہے'' تو رمضان المبارک کی 27 ویں شب تھی جس کے بارے میں گمانِ غالب ہے کہ وہ لیلۃ القدر ہے۔ کچھ لوگوں کے نزدیک یہ حسنِ اتفاق ہو سکتا ہے لیکن ہم اسے خالصتاً مشیتِ ایزدی کا حصہ سمجھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اُمتِ مسلمہ کا فرد دنیا کے جس گوشہ میں بھی ہے رمضان المبارک نزولِ قرآن کے حوالے سے اُس کے لیے انتہائی اہم ہے۔ لیکن رمضان المبارک میں قیامِ پاکستان کی صدا گونجنے سے اہلِ پاکستان کا رمضان اور قرآن سے اضافی تعلق بھی اُستوار ہو گیا۔ اگرچہ 1946ء کے انتخابات میں مسلم لیگ یہ ثابت کر چکی تھی کہ وہ برصغیر کے مسلمانوں کی حقیقی نمائندہ جماعت ہے لیکن پھر بھی 1947ء کے آغاز میں یقین سے نہیں کہا جا سکتا تھا کہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت پاکستان اسی سال دنیا کے نقشہ پر ایک حقیقت بن کر اُبھر سکے گی۔ انگریز حاکموں اور برصغیر کی اکثریتی قوم ہندو کی شدید ترین مخالفت کے باوجود اس کا قائم ہو جانا ہی کچھ ناقابلِ فہم سا محسوس ہوتا تھا' لیکن تشکیلِ پاکستان کے تاریخی واقعات کو مرحلہ وار دیکھیں تو اُس سال ستائیس رمضان المبارک کی نصف شب کے قریب قیامِ پاکستان کا اعلان واقعتاً کُنْ فَیَکُوْن کا مظہر محسوس ہوتا ہے۔ 1940ء کی قراردادِ لاہور میں پاکستان کا ذکر نہیں تھا بلکہ اس میں آزاد مسلمان ریاستوں کا ذکر ہے۔ اس پس منظر میں ایک ہزار میل سے زائد زمینی فصل رکھنے والے دو حصوں پر مشتمل ایک ریاست کا قائم ہو جانا معجزہ محسوس ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے پاکستان کو بجا طور پر مملکتِ خداداد کہا جاتا ہے۔

برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان بنا کر ہندوؤں سے ہزار سالہ رفاقت ختم کی' ان کی دشمنی مول لی۔ نتیجہ کے طور پر ہندوؤں اور سکھوں کے ہاتھوں لاکھوں مسلمان بے گھر ہوئے' بے شمار قتل ہوئے اور اَن گنت مسلم خواتین کی بے حرمتی ہوئی' یعنی پاکستان پر جان' مال اور عزت جو انسان کا کُل سرمایہ ہوتا ہے' سب کچھ لٹا دیا گیا۔ ''پاکستان کا مطلب کیا: لا الٰہ الا اللہ'' اتنا پُرکشش نعرہ تھا اور نظریۂ پاکستان کی اصطلاح اتنی دل پزیر تھی کہ یہ قربانیاں حقیر محسوس ہوتی تھیں۔

نظریۂ پاکستان یعنی اسلام کے یوں تو دو بنیادی ماخذ ہیں: قرآن اور حدیث' لیکن یہ دو بھی اس طرح اکائی بن جاتے ہیں کہ حضور ﷺ قرآنِ مجسم اور قرآنِ ناطق بھی تو کہلاتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث کے مطابق قرآن سیرتِ رسول ﷺ اور خُلقِ رسول ﷺ ہی کا تو بیان ہے۔ یعنی قرآن دینِ متین کا اصل منبع' سرچشمہ اور ماخذ ہے۔ لہٰذا نظریۂ پاکستان کی آبیاری کے لیے پاکستان میں جو پہلا کام ہونا چاہیے تھا' وہ یہ تھا کہ قرآن کی تعلیم کو عام کیا جاتا' قرآن کی زبان کو سیکھا اور سکھایا جاتا۔ آخر انگریزی زبان میں مہارت حاصل کی جا سکتی ہے تو قرآن کو پڑھنے اور سمجھنے کے لیے عربی کیوں نہیں سیکھی جا سکتی تھی؟ اگرچہ قرآن کا یہ اعجاز ہے کہ اسے سمجھے بغیر بھی پڑھا جائے تو بھی ایک لطف' سرور اور کیف محسوس ہوتا ہے' لیکن عملی زندگی میں انفرادی اور اجتماعی سطح پر صراطِ مستقیم پر چلنے کے لیے احکامِ قرآنی کو اپنا امام بنانے کی ضرورت تھی۔ اس کے اوامر پر عمل کیا جاتا اور اس کے نواہی سے رُکا جاتا۔ لیکن صد افسوس کہ عوامی

ہفت روزہ — لاہور

ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان' نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

22 تا 28 رمضان 1445ھ — جلد 33
2 تا 8 اپریل 2024ء — شمارہ 14

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون: فرید اللہ مروت

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد' طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس' ریلوے روڈ' لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

''دارالاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے' ماڈل ٹاؤن' لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ: 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ...... 800 روپے
بیرونِ پاکستان
امریکہ' کینیڈا' آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا' یورپ' ایشیا' افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ' منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اور حکومتی دونوں سطحوں پر عملی زندگی سے اسلام کو خارج کر دیا گیا۔ ہم مصنوعی روشنیوں کے ذریعے عزت و وقار کا راستہ ٹٹولنے کی کوشش کر رہے ہیں جبکہ فطری روشنی کے مینار قرآن مجید پر ریشمی جزدانوں کے بے شمار غلاف چڑھا دیے ہیں اور شعوری یا غیر شعوری طور پر کوشاں ہیں کہ حق کو دبیز ریشمی پردوں میں چھپا دیا جائے۔ نتیجتاً ہم صراطِ مستقیم سے بہت دور ہو چکے ہیں۔ اسلام کے عادلانہ نظام کو اپنانا تو دُور کی بات ہے، ہم عام انسانی اخلاقیات سے بھی عاری ہو چکے ہیں۔ رمضان اور قرآن کے ساتھ مسلمانانِ پاکستان نے کیا سلوک کیا، یہ ایک دل فگار کہانی ہے۔ رمضان کو تاجروں، ذخیرہ اندوزوں اور صنعت کاروں نے لوٹ کھسوٹ اور چور بازاری کا مہینہ بنا لیا۔ اپنے معاشرے پر نگاہ ڈالیں تو ظلم، نا انصافی، کرپشن، خیانت، جھوٹ، بددیانتی اور منافقت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا۔ سیاسی اور معاشی سطح پر ہماری کوئی کل سیدھی نہیں۔ بیرونِ ملک ہماری پہچان ایک بھکاری ملک کی ہے۔ دولت اور وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم نے طبقاتی خلیج کو بہت وسیع کر دیا ہے۔ ایک طرف وہ لوگ ہیں جو نزلہ زکام کے علاج کے لیے یورپ میں ہسپتال بک کرواتے ہیں اور اپنے کتوں کے لیے ایئر کنڈیشنڈ کمرے تعمیر کرواتے ہیں جبکہ دوسری جانب ایک ایسا طبقہ ہے جو بھوک اور بیماری کے ہاتھوں رسی باندھ کر چھت سے جھول جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حال ہی میں وجود میں لائی جانے والی حکومت اپریل 2022ء کے بعد ملک میں مسلط کی گئی پی ڈی ایم اور اُس کے بعد کے نگرانوں ہی کا تسلسل ہے۔ موجودہ جوڑ توڑ والی حکومت کے پشت پناہ تک وہی ہیں۔ ہماری سیاست، معیشت اور معاشرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے سرِ عام بغاوت کا اعلان کر رہی ہے۔ سود کو قرآن مجید نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف اعلانِ جنگ قرار دیا مگر ہماری معیشت کی پوری عمارت ہی اسی بنیاد پر کھڑی ہے۔ رہی سہی کسر اب ظاہری اور اصل حکمرانوں کی جانب سے محمد اورنگ زیب کی بطور وزیر خزانہ تعیناتی سے پوری ہو گئی ہے جنہیں آج بھی ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کا نمائندہ سمجھا جاتا ہے۔ معاشرے میں فحاشی، بے حیائی، جھوٹ، کرپشن اور لوٹ مار کا دور دورہ ہے۔ ہمارا پورے کا پورا سیاسی اور حکومتی نظام اسلام کے بنیادی اصولوں کو چیلنج کرتا ہوا سیکولرازم اور لبرل ازم کی طرف جا رہا ہے، حالانکہ یہ ملک اس وعدے پر حاصل کیا گیا تھا کہ ہم یہاں اسلام کو نافذ کریں گے۔ بجائے اس کے، اسلام کے لیے یہ دھرتی تنگ ہوتی جا رہی ہے۔

قصہ مختصر، اپنے کرتوتوں کی وجہ سے ہم بند گلی میں داخل ہو چکے ہیں لیکن مایوسی کفر ہے۔ ضرورت ہے واپس لوٹنے کی، قرآن کی طرف رجوع کرنے کی جو نسخہ کیمیا ہے۔ اسی میں ہمارے تمام مسائل کا حل موجود ہے۔ یہ ہمیں ماضی سے بھی آگاہ کرتا ہے اور مستقبل کے لیے رہنمائی بھی فراہم کرتا ہے۔ رمضان کا بابرکت مہینہ ہمیں دعوتِ فکر دیتا ہے کہ ہم غور کریں کہ ہماری ذلت و رسوائی کی اصل وجہ کیا ہے! ہم یقیناً اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ اللہ کی کتاب کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا گیا ہے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ کیا اسلامی ممالک میں سے صرف پاکستان ہی نے قرآن حکیم سے اعراض کیا ہے اور اسے پس پشت ڈالا ہے جس کے نتیجہ میں یہ اس حال کو پہنچا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ پاکستان واحد اسلامی ملک ہے جس کے قیام کا جواز اسلام بتایا گیا تھا۔ کسی اور ملک نے اپنے نام کا مطلب ''لا الٰہ الا اللہ'' نہیں بتایا تھا۔ علاوہ ازیں اگر دوسرے اسلامی ممالک نے بھی قرآن کو ترک کیا ہے تو کون سی دنیا میں عزت کمائی ہے! آج پوری دنیا میں ایک اسلامی ملک بھی ایسا نہیں ہے جو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کا دعویٰ کر سکے اور وقت کی سپر پاور سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکے۔ اسرائیل غزہ کے مسلمانوں پر بدترین اور غیر انسانی ظلم و ستم ڈھا رہا ہے، مسلمانوں کی بستیاں اجاڑ رہا ہے اور بوڑھوں، عورتوں، بچوں اور جوانوں کو کیڑے مکوڑوں کی طرح کچل رہا ہے، لیکن 57 اسلامی ممالک ٹس سے مس نہیں ہو رہے۔ اسرائیل، امریکہ اور دیگر اسلام دشمن قوتوں کا ہاتھ صرف اور صرف ایک اسلامی فلاحی ریاست روک سکتی ہے۔ ہر کلمہ گو کا اولین دینی فریضہ ہے کہ مذکورہ اسلامی ریاست کے قیام کے لیے تن من دھن لگا دے۔ یہی حالات کا تقاضا ہے، یہی کرنے کا اصل کام ہے، یہی جہاد ہے۔ اسی غرض کو پورا کرنے کے لیے اگر بات جان کا نذرانہ پیش کرنے تک پہنچے تو جان ہتھیلیوں پر رکھ کر نکلنا ہوگا۔

پندرہ سو سال قبل مدینہ کی چھوٹی سی بستی میں قائم ہونے والی پہلی اسلامی ریاست چند سالوں میں اگر یورپ، ایشیا اور شمالی افریقہ تک پھیل گئی تو اُس کی وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں نے قرآن کو اپنا امام بنا کر انفرادی اور اجتماعی زندگی کی راہیں متعین کی تھیں۔ آج اگر اسلام کے نام پر بننے والی دوسری ریاست پاکستان ناکامیوں اور محرومیوں سے دوچار ہے تو اُس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہم نے قرآن سے حقیقی اور عملی تعلق منقطع کر لیا ہے۔ ہم اگر رمضان کی حقیقی برکات سے بہرہ ور ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں قرآن کو اوڑھنا بچھونا بنانا ہوگا۔

اے کاش! رمضان میں جنم لینے والا پاکستان قرآن کی عملی تعبیر نظر آئے۔

اے کاش! رمضان کے روزے ہمیں ایسی توانائی بخش دیں کہ ہم موجود باطل نظام کا سر کچل سکیں جس نے دنیا میں ہمیں ذلت و رسوائی کے سوا کچھ نہیں دیا اور ہماری اُخروی فلاح بھی مشکوک کر دی ہے۔ ایک بات یہ بھی کہی جاتی ہے کہ آج مسلمانانِ پاکستان جتنا قرآن پڑھتے ہیں، آج جتنے بچے قرآن حفظ کر رہے ہیں اس حوالہ سے ماضی قریب کی نسبت ہماری صورتِ حال بہت بہتر ہے، پھر ہماری یہ ذلت و رسوائی کیوں؟ یقیناً یہ بات درست ہے کہ تلاوتِ قرآن اور حفظِ قرآن میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے فائدے سے ہم محروم نہیں رہیں گے۔ اس کے روحانی اثرات مرتب ہونے کے بھی ہم مکمل طور پر قائل ہیں۔ البتہ ایک مثال جو اگرچہ پوری طرح تو منطبق نہیں ہوتی لیکن صرف متوجہ کرنے کے لیے عرض کیے دیتے ہیں کہ کیا کبھی کسی مریض کو ڈاکٹر کا نسخہ صرف پڑھ لینے سے یا دوائیوں کے نام رٹ لینے سے افاقہ ہوا ہے؟ اس سے صرف اُس کے علم میں اضافہ ہو سکتا ہے کہ اس مرض کے لیے یہ دوائیاں کارآمد ہیں۔ اسی طرح جب تک ہم اپنی عملی زندگی میں قرآن سے رہنمائی حاصل نہیں کریں گے اور اس کتابِ ہدایت کو اپنے دل و دماغ میں انڈیل نہیں لیں گے، اس کے حکم پر آگے نہیں بڑھیں گے اور جس سے روک دے گا اس سے رک نہیں جائیں گے، کسی قسم کے لیت و لعل میں اور کسی قسم کی دلیل بازی میں نہیں پڑیں گے تب تک ہم قرآن پاک سے حقیقی اور مکمل فائدہ حاصل نہیں کر سکیں گے اور نہ ہی ہم حاملِ قرآن ہونے کے دعوےٰ میں سچے ہوں گے۔ یہ ایک ایسا راز ہے جسے افشا ہوئے پندرہ سو سال ہو چکے ہیں۔ مسئلہ ہماری بیداری کا ہے، مسئلہ ہماری نیت کا ہے اور مسئلہ صرف عمل کا نہیں ضعفِ ایمان کا بھی ہے۔ آخر میں علامہ اقبال کا یہ شعر عرض کیے دیتے ہیں۔

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر!

انفاق و مواسات

مقصدِ رمضان و پاکستان

مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی، کراچی میں امیرِ تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے 22 مارچ 2024ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد

رمضان المبارک کی سعادتوں سے فائدہ اُٹھانے کا نادر موقع ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ احساس ہونا چاہیے کہ کہیں فائدہ اُٹھانے سے محروم نہ رہ جاؤں۔ لہٰذا ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اپنے اوقات کو زیادہ سے زیادہ قیمتی بنائے۔ اس کے لیے جو محنت مطلوب ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! اس حوالے سے کچھ باتیں آپ کے سامنے پیش کرنا مقصود ہیں۔

انفاق فی سبیل اللہ

سورۃ البقرہ کے رکوع 36 اور 37 میں انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت اور فضیلت کا ذکر آیا ہے۔ کونسا انفاق اللہ کے ہاں مقبول ہے اور انفاق کے سب سے بڑے حقدار کون لوگ ہیں؟ یہ سب موضوعات بھی ان دو رکوعوں میں بیان ہوئے ہیں۔ آیت 261 میں فرمایا:

﴿مَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنۡۢبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ فِیۡ كُلِّ سُنۡۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ۝۲۶۱﴾ (البقرۃ) ''مثال اُن کی جو اپنے مال اللہ کی راہ میں (اللہ کے دین کے لیے) خرچ کرتے ہیں ایسے ہے جیسے ایک دانہ کہ اُس سے سات بالیاں (خوشے) پیدا ہوں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں۔ اللہ جس کو چاہتا ہے افزونی عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ بڑی وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔''

اللہ خوب جانتا ہے کون اخلاص کے ساتھ خرچ کر رہا ہے؟ کون کتنے مشکل حالات میں خرچ کر رہا ہے۔ اس کا اجر دس گنا سے لے کر 700 گنا تک بڑھ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ عطا فرمانے پر قادر ہے۔ انفاق کے معنی ہیں خرچ کرنا لیکن قرآن مجید ہمیں بتاتا ہے کہ صرف مال کا انفاق مطلوب نہیں بلکہ جو بھی اللہ نے عطا کیا ہے اس میں سے اللہ کے لیے خرچ کرو۔ جیسے سورۃ الحدید میں آتا ہے:

﴿وَاَنۡفِقُوۡا مِمَّا جَعَلَكُمۡ مُّسۡتَخۡلَفِیۡنَ فِیۡهِ ؕ﴾ (الحدید: 7) ''اور خرچ کرو اُن سب میں سے جن میں اُس نے تمہیں خلافت عطا کی ہے۔''

اللہ نے جان دی ہے، مال دیا ہے، صلاحیتیں دی ہیں، جسمانی قوت دی ہے، ہنر دیا ہے، دماغ دیا ہے، عقل دی ہے، منصوبہ بندی کی صلاحیت دی ہے۔ ان سب نعمتوں میں سے اللہ کے لیے خرچ کرو۔ اللہ کی بندگی کے لیے اور بندگی والے نظام کو قائم کرنے کے لیے ان سب صلاحیتوں کو بروئے کار لاؤ۔ یہ سب مطلوب ہے تاہم اموال کے خرچ کے مواقع زیادہ ہوتے ہیں اس لیے زیر مطالعہ آیت میں خصوصی طور پر اموال کے خرچ کا ذکر آیا۔ مال کے خرچ کی دو بڑی categories ہیں جو قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے۔ ایک قرضِ حسن ہے۔ قرضِ حسن

مرتب: ابو ابراهیم

کی اصطلاح عام طور پر اللہ کے دین کے لیے خرچ کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے اور اس کا بھی اللہ تعالیٰ ہم سے تقاضا کرتا ہے۔ دوسری بڑی category صدقات ہیں۔ راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دو تو یہ بھی صدقہ ہے۔ کسی کو خیر کی تعلیم دے دو، کسی کی بھلائی کے لیے مشورہ دے دو تو یہ بھی صدقہ ہے۔ تم سبحان اللہ پڑھو، الحمدللہ پڑھو، اللہ اکبر پڑھو یہ بھی صدقہ ہے۔ ایک اعتبار سے ہر نیکی کو صدقہ کہا جا سکتا ہے۔ صدق سچائی کو کہتے ہیں۔ بندے کے دل میں اگر ایمان کی سچائی موجود ہے تو عمل اس کا ثبوت پیش کرے گا۔ نیک اعمال گواہی ہیں کہ بندے کے دل میں کسی درجے میں ایمان موجود ہے۔ وہ صدقات جو فرض ہیں ان کو ہم زکوٰۃ کہتے ہیں۔ سورہ توبہ کی آیت 60 میں زکوٰۃ کے مصارف بیان ہوئے ہیں کہ یہ کس کس کو دی جا سکتی ہے۔ وہاں پر لفظ زکوٰۃ نہیں آیا بلکہ فرمایا: ﴿اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلۡفُقَرَآءِ وَالۡمَسٰكِیۡنِ﴾ (التوبۃ: 60)

''صدقات تو بس مفلسوں اور محتاجوں کے لیے۔''

کس کس کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے یہ بیان فرمانے کے بعد اللہ فرماتا ہے:

﴿فَرِیۡضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ﴾ (التوبۃ: 60) ''یہ اللہ کی طرف سے معین ہوگیا ہے۔''

وہ صدقات جو فرض ہیں وہ زکوٰۃ ہیں۔ اس کے بعد کچھ ایسے صدقات ہیں جو واجب ہیں۔ جیسے صدقہ فطر ہے۔ صدقہ فطر کی اہمیت حضور ﷺ نے بیان فرمائی۔ اس کے دو بڑے فائدے ہیں۔ 1۔ رمضان کے روزوں میں اگر کوئی کمی کوتاہی رہ جاتی ہے تو اس کا کفارہ ادا ہو جاتا ہے۔ 2۔ غریب، مسکین کو بھی عید کی خوشی میں شامل ہونے کا موقع مل جاتا ہے۔ صدقہ فطر گندم کے حساب سے 300 روپے بنتا ہے۔ جن کو اللہ نے وسعت دی ہے تو وہ کھجور کے نصاب کے مطابق بھی دے سکتے ہیں، کشمش کے نصاب کے مطابق بھی دے سکتے ہیں۔ جتنا آپ اللہ کی راہ میں خرچ کریں گے، اتنا ہی آپ کا فائدہ ہے، خیر کے کاموں میں بھی لالچ کرنی چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ آخرت میں اجر ملے۔ کوشش کریں کہ صدقہ فطر رمضان کے پہلے عشرہ میں ہی دے دیں تاکہ وقت پر تیاری کر کے غریب، مسکین، یتیم بھی عید کی خوشیوں میں شامل ہو جائیں۔ اسی طرح بعض لوگ کمزوری، بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتے تو وہ فدیہ دیں گے۔ فدیہ کے مسائل بیان بھی ہوتے ہیں، سیکھنے بھی چاہئیں۔ فدیہ بھی واجب کے درجے میں ہے۔ ایک روزے کا فدیہ کم از کم صدقہ فطر کے برابر ہوتا ہے۔ اسی طرح کبھی کبھی کوئی نذر مان لیتا ہے کہ میرا فلاں کام ہوگیا تو میں اتنے پیسے اللہ کی راہ میں خرچ کروں گا۔ نذر کو ادا کرنا بھی واجب ہے۔ البتہ نذر ماننا

جائز ہے لیکن پسندیدہ عمل نہیں ہے۔ ایک بڑی دلچسپ حدیث میں حضورﷺ نے فرمایا کہ نذر ماننا اللہ کے فیصلے کو ختم نہیں کرسکتا۔ البتہ اللہ کی اپنی مشیت کے معاملات ہیں۔ اس کے علاوہ بھی نفلی صدقات بھی ہیں جن میں خیرات وغیرہ شامل ہے۔ خیرات کا لفظ برا نہیں ہے قرآن کریم میں ہے:

﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ﴾ (البقرۃ:148)

''تو (مسلمانو!) تم نیکیوں میں سبقت کرو۔''

فلاحی کاموں کے لیے، غریبوں، مسکینوں، یتیموں، بیواؤں کی مدد کے لیے جو کچھ ہم اپنی مرضی سے خرچ کرتے ہیں وہ خیرات ہے۔ یہ نفلی صدقات ہیں۔

زکوٰۃ سال میں ایک مرتبہ فرض ہے۔ ضروری نہیں کہ رمضان میں ہی دی جائے گی بلکہ نصاب پر ایک سال پورا ہوگیا تو زکوٰۃ فرض ہو جائے گی۔ لوگ زیادہ ثواب کی نیت سے رمضان میں ہی دیتے ہیں تو یہ بھی ٹھیک ہے۔ زکوٰۃ کے معاملے میں اہم بات یہ ہے کہ حلال کے مال سے ادا ہو، حرام مال سے زکوٰۃ اللہ کے ہاں قابل قبول نہیں ہوگی۔ احادیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ خود بھی پاک ہے اور پاک چیزوں کو قبول فرماتا ہے۔ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا حرام مال سے پلا ہوا جسم جہنم کا مستحق ہے، وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ یہ جو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ دن بھر حرام خوری کرتے رہو، سود خوری کرتے رہو، لوگوں کا مال لوٹتے رہو اور شام میں جا کر چار غریبوں کو کھانا کھلا دو اور افطار کرا دو تو یہ خیال باطل ہے کہ اس طرح ان کی حرام کی کمائی حلال ہوجائے گی۔ صدقات وخیرات کے معاملے میں نیت کا خالص ہونا بھی ضروری ہے۔ فرمایا:

((انما الاعمال بالنیات))

نیت یہ ہو کہ میں صرف اللہ کی رضا کے لیے دے رہا ہوں، لوگوں کی خوشنودی یا دکھاوا مقصود نہ ہو۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((من تصدق یرائی فقد اشرک))

''جس نے دکھاوے کا صدقہ دیا اس نے شرک کیا۔''

اللہ کو خوب معلوم ہے کون کس نیت سے دے رہا ہے۔ صرف اللہ کو پتا ہونا چاہیے۔ پھر یہ کہ جب ہم اللہ کی راہ میں خرچ کریں تو سب سے پہلے اپنے قریبی لوگوں کو ترجیح دیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ سب سے پہلے اپنے قریبی رشتہ داروں کو دیکھو ان میں سے کوئی مستحق ہے تو ان کو دو۔ دوسری حدیث میں ہے اس کا دہرا ثواب ہے۔ ایک صدقہ کا ثواب اور دوسرا رشتہ داری کا حق ادا کرنے کا ثواب۔ آج خیراتی ادارے بن رہے ہیں، دور دراز علاقوں میں جا کر خیرات تقسیم ہو رہی ہے، تصویریں بن رہی ہیں میڈیا پر دنیا کو دکھایا جارہا ہے لیکن اپنے پڑوس میں اپنا بھائی ضرورت مند ہے اس کو کوئی نہیں پوچھ رہا۔ کراچی میں کچھ لوگوں نے مجھے پیغام بھیجا کہ جناب آپ تیس چالیس منٹ کی تقریر کرتے ہیں دو چار منٹ آخر میں گھریلو ملازمین کے حقوق پر بھی بات کرلیں۔ گھریلو ملازمین میں چوکیدار ہے، کوئی ڈرائیور ہے، کوئی خانسامہ ہے، کوئی مالی ہے۔ اسی طرح آفس کے ملازمین ہیں، ان کے بارے میں ہمیں پتا ہوتا ہے کہ ان کو ہم کتنی سیلری دے رہے ہیں اور آج اخراجات کتنے بڑھ گئے ہیں۔ رشتہ داروں کے بعد ان ملازمین کا حق ہے۔ اگر ان میں سے کوئی مستحق ہے تو اس کو دیں۔ اسی طرح آج اللہ کا دین مغلوبیت کے دور سے گزر رہا ہے، آج اللہ کی کتاب سے دوری ہے، شریعت سے دوری ہے۔ اللہ کے دین کے لیے اللہ کی کتاب کی تعلیم کے لیے خرچ کرنا بھی ترجیح میں شامل ہونا چاہیے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: بے شک مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حصہ ہے۔ یہ نہیں کہ گن گن کر زکوٰۃ ادا کردی تو بس کافی ہوگیا، ذرا سوچئے کہ اگر اللہ نے بھی ہمیں گن گن کر دینا شروع کردیا تو ہمارا کیا حشر ہوگا۔ لہٰذا گن گن کر نہیں بلکہ آگے بڑھ بڑھ کر اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چاہیے۔ اللہ غیور ہے وہ آخرت میں تو دے گا ہی لیکن وہ دنیا میں بھی لوٹاتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ ہر دن اللہ کی طرف سے دو فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ ایک دعا کرتا ہے یا اللہ جس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اس کو مزید عطا کر۔ دوسرا کہتا ہے جس نے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے روکا تو اس کا رزق روک دے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خرچ کرنے والوں میں شامل فرمائے۔ آمین!

پریس ریلیز 29 مارچ 2024ء

عدالتِ عالیہ کے ججوں کا خود انصاف مانگنا ریاست کے لیے افسوس ناک اور باعثِ شرمندگی ہے

شجاع الدین شیخ

عدالتِ عالیہ کے ججوں کا خود انصاف مانگنا ریاست کے لیے افسوس ناک اور باعثِ شرمندگی ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ اُنہوں نے کہا کہ عدل اسلام کا کیچ ورڈ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے عدل وقسط پر مبنی نظام کو قائم کرنا اور تمام شہریوں بلکہ پوری انسانیت کو انصاف فراہم کرنا کسی بھی ریاست کی بنیادی ذمہ داری قرار دیا ہے۔ قرآن مجید میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر راستی پر قائم رہنے اور انصاف کی گواہی دینے والے بن جائیں۔ امیر تنظیم نے کہا کہ اسلام آباد ہائی کورٹ کے چھ ججوں کا اپنے خط میں ریاست کی انتظامی مشینری اور انٹیلی جنس ایجنسیوں پر سنگین الزامات لگانا انتہائی تشویش ناک معاملہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اپنے بنیادی انسانی و آئینی حقوق کے تحفظ کے لیے عوام عدالتوں سے رجوع کرتے ہیں لیکن جب ماتحت اور اعلیٰ عدالتیں ہی عدل وانصاف فراہم کرنے کے حوالے سے انتظامیہ کی مداخلت اور ریاستی دباؤ کا شکار ہوجائیں تو عام آدمی کو انصاف کس طرح فراہم کیا جاسکے گا۔ اُنہوں نے کہا کہ اعلیٰ عدلیہ کے جج صاحبان کی شکایات پر اعلیٰ سطحی عدالتی کمیشن قائم کیا جائے تاکہ اس نازک مسئلہ کو صاف، شفاف اور غیر جانبدار تحقیقات کے ذریعہ حل کیا جاسکے۔ اگر کوئی انتظامی یا ریاستی ادارہ جرم کا مرتکب ثابت ہو تو اُس کے ذمہ دار افسران کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ اُنہوں نے کہا کہ حکومت اور تمام ریاستی اداروں کو خلیفۂ چہارم حضرت علی ؓ کا یہ قول یاد رکھنا چاہیے کہ کفر کا نظام چل سکتا ہے مگر ظلم کا نظام نہیں چل سکتا۔ بہرحال بقائے مملکت کے لیے بے حد ضروری ہے کہ اربابِ اقتدار عدل وانصاف کو قائم کریں اور فسق ومعصیت کا راستہ ترک کر کے انابت اور رجوع الی اللہ کا راستہ اختیار کریں۔ تاکہ ہماری دنیا بھی سنور جائے اور ہم آخرت میں بھی سرخرو ہوسکیں۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشرواشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

شھر المواساۃ

اللہ کے پیغمبر علیہ السلام نے رمضان کو شہر المواسات یعنی غمخواری کا مہینہ قرار دیا اور حضور ﷺ تو رحمۃ اللعالمین ہیں۔ ان سے بڑھ کر مخلوق کے درد کو کون محسوس کر سکتا ہے۔ حضور ﷺ عام حالات میں بھی اللہ کی راہ میں اتنا خرچ کرتے تھے کہ کبھی زکوٰۃ دینے کی نوبت ہی نہیں آئی۔ یعنی اتنا مال جمع ہی نہیں ہوا کہ زکوٰۃ لگتی۔ حدیث میں ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے اور حضور ﷺ جبرائیل امین کے ساتھ قرآن کا دور فرماتے تو آپ ﷺ کی سخاوت والی کیفیت تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ جاتی۔ روزہ جہاں روح کو بیدار کر کے بندے کو اللہ سے جوڑتا ہے وہاں یہ اللہ کے بندوں سے جڑنے کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ روزہ رکھ کر ہمیں غریبوں مسکینوں کی بھوک پیاس کا اندازہ بھی ہو جاتا ہے، ہمیں ان کے دکھ درد کو محسوس کرنے کا موقع بھی ملتا ہے اور اپنے مال میں سے ان پر خرچ کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔ اسی لیے حضور ﷺ نے رمضان کو شھر المواساۃ بھی قرار دیا۔ یہ پورا مہینہ ہمیں وہ مواقع فراہم کرتا ہے کہ ہم غریبوں، مسکینوں اور ضرورتمندوں کے درد کو محسوس کریں اور ان پر خرچ کریں۔ حضور ﷺ کی سخاوت والی کیفیت اس مہینے میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ جاتی تھی۔

انسان کی سب سے بڑی ضرورت صرف کھانا پینا اور جسمانی خواہشات کی تکمیل نہیں ہے۔ فرعون، نمرود، قارون، ابوجہل، ابولہب کے پاس سب کچھ تھا لیکن ہدایت نہیں تھی تو راندہ درگاہ ہو گئے۔ ہم ہر نماز میں اللہ سے یہی ہدایت مانگتے ہیں:

﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝﴾

''اے اللہ ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت دے۔''

یہ قرآن رمضان میں ہی نازل ہوا اور اس کے بارے میں اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں:

((وھو الصراط المستقیم)) ''یہی سیدھا راستہ ہے۔''

یہ قرآن انسان کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پوری رات رمضان میں قرآن کے ساتھ گزارتے تھے، اس کو پڑھنا، اس کو سمجھنا اور اس سے ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کرنا مطلوب ہے۔ یہی قرآن انسان کو سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ آج دنیا میں انسانوں کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ انہیں انصاف ملے، ان کو حقوق ملیں، ظلم و ستم کا خاتمہ ہو، بندوں کی غلامی سے چھٹکارا ملے، باطل نظام سے جان چھوٹے۔ امن وامان ہو، دین پر عمل پیرا ہونے کا موقع ملے۔ آج موبائل میں مسلسل میسجز آ رہے ہیں کہ اپنے فلیٹس کی سکیورٹی بڑھائیں، بہت لوٹ مار ہو رہی ہے، نئے نئے گینگز پیدا ہو رہے ہیں، جان و مال محفوظ نہیں ہے۔ ایک طرف وہ طبقہ ہے جس کی عیاشیاں ختم نہیں ہو رہیں اور دوسری طرف لوگ آٹے کی لائن میں لگے ہیں۔ ایک طرف اشرافیہ کے کتوں کا علاج بھی باہر کے مہنگے ہسپتالوں میں ہوتا ہے اور دوسری طرف غریب کے بچے کو دوائی بھی میسر نہیں ہے۔ اسی ظلم کے نظام کے خلاف اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفی ﷺ کو کھڑا کیا۔ فرمایا:

﴿وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۭ﴾ (الشوریٰ:15) ''اور (آپؐ کہہ دیجیے کہ) مجھے حکم ہوا کہ میں تمہارے درمیان عدل قائم کروں۔''

باطل کا نظام ہٹانے کے لیے ہی بدر کا میدان سجا اور فتح مکہ کے بعد باطل کو شکست ہوئی اور عدل و انصاف کا نظام قائم ہو گیا۔ لیکن حق اور باطل کے درمیان فرق کو واضح کرنے والی کتاب یہ قرآن تھی جس کے ذریعے اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کرام کی تربیت کی اور ایک انقلابی جماعت تیار ہوئی۔ اسی لیے اس قرآن کو الفرقان کہا گیا۔ قرآن رمضان میں نازل ہوا، رمضان میں ہی بدر کا معرکہ سجا اور رمضان میں ہی مکہ فتح ہوا۔

﴿وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝۲﴾ (النصر) ''اور آپؐ دیکھ لیں لوگوں کو داخل ہوتے ہوئے اللہ کے دین میں فوج در فوج۔''

جب حق کا نظام قائم ہو گیا تو اس کی برکات تھیں کہ کوئی زکوٰۃ لینے والا نہ ملتا تھا اور اکیلی عورت ایک شہر سے دوسرے شہر کا سفر کرتی تھی اور کوئی اس کو حراساں کرنے کی جرأت نہیں کرتا تھا۔ شہریوں کو حقوق ان کی دہلیز پر حاصل تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک بوڑھا یہودی بھیک مانگ رہا تھا۔ آپؓ نے پوچھا کیوں مانگتے ہو۔ کہا بوڑھا ہو گیا ہوں کما نہیں سکتا۔ آپؓ نے فرمایا جب تک تو کمانے کے لائق تھا ریاست کو جزیہ دیتا تھا اب ریاست کی ذمہ داری ہے کہ تیری کفالت کرے۔ فرمایا تو اپنے گھر جا۔ تیرا وظیفہ تجھے گھر میں ہی ملا کرے گا۔ اسی طرح آج کے دور میں بھی انسانوں کو ان کے حقوق ملیں گے جب حق کا نظام غالب ہوگا۔ ہم اور آپ بڑے آرام سے جمعہ کا خطاب کر لیتے ہیں، سن لیتے ہیں۔ بہت سے لوگ جن کو بھوک نے ستا رکھا ہے، جن کے بچوں کو دوائی نہیں مل رہی، وہ بے چارے ٹینشن میں کہاں دین کی بات سمجھیں گے۔ اس ظلم کا خاتمہ حق کے نظام سے ہوگا۔ عدل کا نظام ہوگا، لوگوں کو جینے کا حق ملے گا تبھی بندے اللہ سے لو لگائیں گے۔ تبھی تو اللہ کو راضی کر سکیں گے۔ تبھی آخرت کے بارے میں سوچ سکیں گے۔ یہ اتنا پیارا دین ہے، روزہ رکھوا کر بھی مخلوق کی خدمت پر توجہ دلاتا ہے اور اس ماہ مبارک میں فتح مکہ کروا کر تمہارے سامنے عدل کے نظام کے قیام کی جدوجہد کو رکھتا ہے جو انسانیت کی سب سے بڑی ضرورت ہے اور انسانیت کی سب سے بڑی خدمت ہے۔

❁ ❁ ❁

داعی رجوع الی القرآن، بانی تنظیم اسلامی

ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

کے دورۂ ترجمہ قرآن پر مشتمل

بیانُ القرآن

ترجمہ و مختصر تفسیر

کی شہرۂ آفاق پزیرائی اور مقبولیت کے بعد اب پیش ہے:

❁ امپورٹڈ میٹ پیپر ❁ مضبوط مراکو جلد ❁ 1248 صفحات

رمضان المبارک کا خصوصی تحفہ

-/4500 روپے کے بجائے
رمضان المبارک میں صرف -/2200 روپے میں

مکتبہ خُدام القرآن لاہور

K-36، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون 3-35869501(042)

maktaba@tanzeem.org   0301-1115348

فری ہوم ڈیلیوری کے ساتھ

امریکہ، اسرائیل اور جرمنی سمیت بیرونی طاقتیں سیکولرازم اور لبرل ازم کی دعوے دار ہونے کے باوجود مذہبی بنیادوں پر قادیانیوں کو سپورٹ کرتی ہیں، اس کا واضح مطلب ہے کہ یہ سب طاقتیں اسلام دشمنی میں ایک ہیں: رضاء الحق

پوری دنیا چاہتی ہے کہ پاکستان تباہ ہو جائے تو کیا ہمیں ملک کو دنیا کی خواہشات کے مطابق چلانا چاہیے یا آئین اور قانون کے مطابق: راؤ عبدالرحیم ایڈووکیٹ

بدقسمتی سے عالمی طاقتوں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ جن ممالک میں اسلامائزیشن والے قوانین موجود ہیں انہیں ختم یا غیر مؤثر کر دیا جائے: محمد متین خالد

قادیانیوں کی تفسیر اور سپریم کورٹ کا فیصلہ کے موضوع پر

حالاتِ حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہارِ خیال

میزبان: وسیم احمد

سوال: قادیانیوں کے خلیفہ دوم بشیر الدین محمود کی متنازع تفسیر صغیر کے خلاف عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے۔ اس تفسیر میں اس نے کہاں کہاں اور کیا کیا تحریفات کی ہیں؟

محمد متین خالد: کذاب غلام احمد قادیانی کی 100 کے قریب کتابیں ہیں، پھر اس کے بیٹے بشیر الدین محمود کی کچھ کتابیں ہیں جو قادیانی مذہب کے ماننے والے پڑھتے ہیں۔ آپ حیران ہوں گے کہ ان کی پوری عمارت تحریفات پہ کھڑی ہے۔

1۔ حضور نبی کریم ﷺ کی حدیث پاک ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ تم میں ضرور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آئیں گے۔ اس حدیث کی تحریف کرتے ہوئے مرزا قادیانی نے جھوٹ گھڑا کہ وہ مسیح موعود ہے۔ اس سے پوچھا گیا کہ اس حدیث میں تو عیسیٰ ابن مریم کا ذکر ہے تو تم کیسے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتے ہو۔ اس نے کہا اللہ نے میرا نام قرآن میں مریم رکھا ہے۔ (استغفر اللہ)

2۔ اسی حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی مرکزی جامعہ مسجد کے مشرقی کنارہ پر اُتریں گے۔ مرزا قادیانی نے اس میں بھی تحریف کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ دمشق قادیان میں ہے۔

3۔ حدیث رسول ﷺ میں عیسیٰ علیہ السلام کی کیفیت بیان کی گئی ہے کہ جب وہ تشریف لائیں گے تو ان کے بال تر ہوں گے جیسے ابھی نہا کر آئے ہوں۔ چہرہ گندمی ہوگا اور آپؑ نے زرد رنگ کی دو چادریں پہنی ہوں گی۔ اس حدیث کی تحریف کرتے ہوئے مرزا کذاب نے کہا کہ زرد چادروں سے مراد میری دو بیماریاں ہیں۔ ایک میں یرقان کا مریض ہوں، میری آنکھیں پیلی ہیں، دوسرا مجھے دستوں کی بیماری ہے۔ (نعوذ باللہ)

4۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے تو وہ حضرت مہدی کے ساتھ مل کے مقام لد پر دجال کو قتل کریں گے۔ مرزا کذاب نے بہتان گھڑا کہ لد سے مراد لدھیانہ ہے۔

5۔ مرزا قادیانی نے بہتان باندھا کہ اللہ نے مجھ پر وحی بھیجی ہے کہ: انا انزلنہ قریب من القادیان (ہم نے قران مجید کو قادیان کے قریب نازل کیا)

6۔ مرزا قادیانی کے بیٹے بشیر الدین محمود نے اپنی

مرتب: محمد رفیق چودھری

تفسیر صغیر کے پہلے صفحہ پر اپنے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔ (نعوذ باللہ)

7۔ سورۃ البقرہ کے پہلے رکوع میں الفاظ ہیں:

﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴﴾ (البقرۃ) ''اور جو ایمان رکھتے ہیں اُس پر بھی جو (اے نبی ﷺ) آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے' اور اُس پر بھی (ایمان رکھتے ہیں) جو آپؐ سے پہلے نازل کیا گیا۔ اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔''

اس آیت کے ترجمہ میں تحریف کرتے ہوئے تفسیر صغیر میں قادیانی بشیر الدین نے آخرت پر ایمان رکھنے کی بجائے لکھا کہ آنے والی (یعنی مرزا کی) موعود باتوں پر یقین رکھتے ہیں۔

8۔ قادیانی اپنے لٹریچر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بہت توہین کرتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں یورپ اس لیے شراب پیتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پیتے تھے، ان کی دادیاں اور نانیاں (معاذ اللہ) طوائف تھیں۔ ان کو گالیاں دینے کی عادت تھی وغیرہ۔ یعنی قادیانیوں کا طرزِ عمل بھی یہودیوں والا ہے۔

9۔ سورہ آل عمران کی آیت 49 میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کا بیان ہے کہ انہوں نے اللہ کے اذن سے مردوں کو زندہ کیا، برص کے مریض کو ٹھیک کیا، پیدائشی نابینے کو ٹھیک کیا وغیرہ۔ قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کا انکار کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کر ہی نہیں سکتے۔ ان کا کہنا ہے کہ برص کا مریض تو عام ڈاکٹر بھی ٹھیک کر سکتا ہے۔ حالانکہ برص کا مریض کبھی بھی ٹھیک نہیں ہوتا یا سال ہا سال لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح ان کا کہنا ہے کہ پیدائشی نابینا ٹھیک ہو ہی نہیں سکتا۔ وہ تو صرف موتیے کا علاج کرتے تھے۔ حالانکہ حدیث میں پیدائشی نابینا کا ذکر ہے۔

10۔ سورہ آل عمران کی آیت 55 میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ﴾ ''یاد کرو جب اللہ نے کہا: اے عیسیٰؑ اب میں تمہیں لے جانے والا ہوں اور اپنی طرف اٹھا لینے والا ہوں''

اس آیت کے ترجمہ اور تفسیر میں بھی تحریف کرتے ہوئے قادیانی مرزا بشیر نے لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور ان کی جگہ اب مرزا قادیانی مسیح موعو ہے۔

11۔ ختم نبوت کے حوالے سے سورۃ الاحزاب کی آیت 40 بڑی معروف ہے۔ فرمایا:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝۴۰﴾ ''(دیکھو!) محمد (ﷺ) تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں' بلکہ آپؐ اللہ کے

رسولؐ ہیں اور سب نبیوں پر مہر ہیں۔ اور یقیناً اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔"

اس آیت کا بالکل اُلٹ ترجمہ کرتے ہوئے مرزا بشیر نے لکھا ہے کہ خاتم النبیین سے مراد یہ ہے کہ نبی کریم جس پر نبوت کی مہر لگائیں گے وہ نبی ہوگا۔

12۔ ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نبوت وہبی ہوتی ہے کسبی نہیں ہوتی۔ کوئی آدمی کتنا ہی ریاضت کیوں نہ کرلے وہ نبوت کے مرتبہ پر سرفراز نہیں ہوسکتا۔ لیکن قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا ریاضت کرکے نبی بن گیا (نعوذ باللہ)

13۔ قادیانی کہتے ہیں کہ نبوت رحمت ہوتی ہے اور رحمت جاری رہنی چاہیے اس لیے مرزا نبی ہے۔ ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ اگر ایسی بات ہے تو بتاؤ 14 صدیوں میں کون کون نبی تھا۔ وہ مرزا قادیانی کے علاوہ کسی اور کو نہیں مانتے۔ کیا 14 صدیاں رحمت سے خالی رہیں؟

14۔ سورۃ الصف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ۖ﴾ (آیت:6) "اور بشارت دیتا ہوا ایک رسول کی جو میرے بعد آئیں گے ان کا نام احمد (ﷺ) ہوگا۔"

اس آیت کی تحریف کرتے ہوئے مرزا بشیر نے لکھا ہے کہ احمد سے مراد مرزا غلام احمد ہے۔

15۔ قادیانی مرزا غلام احمد کو بروزی اور ظلی نبی کہتے ہیں۔ بروز ہندوانہ اصطلاح ہے جس کے مطابق ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ انسان کے مرنے کے بعد اس کی روح کسی اور انسان میں آسکتی ہے۔ اسی طرح ظل کا مطلب عکس ہے۔ یہ سب وہ تحریفات ہیں جن کو دیکھتے ہوئے سپریم کورٹ آف پاکستان نے 1993ء کے فیصلہ میں قادیانیوں کو دھوکے باز غیر مسلم قرار دیا تھا۔

سوال: قانونی اور آئینی نقطہ نظر سے چیف جسٹس قاضی فائز عیسیٰ کے حالیہ فیصلے سے کیا واقعتاً قادیانیوں کو اپنے مذہب کی کھلے عام دعوت وتبلیغ کی اجازت مل گئی ہے؟

راؤعبدالرحیم ایڈووکیٹ: یقیناً عدالتی فیصلے کا اثر ہوتا ہے۔ جو ماتحت عدالتیں ہیں وہ سپریم کورٹ کے فیصلے کو نظیر کے طور پر استعمال کریں گی، ایسے مجرموں کو ریلیف ملے گا۔ قادیانی اس فیصلے کی کاپی لے کر بیوروکریسی کے پاس ہر جگہ جا رہے ہیں کہ ہمیں اپنے مذہب کی تبلیغ کی اجازت دی جائے۔ اس چیز کو روکنے کے لیے قانون اور آئین کو ہی لاگو کرنا پڑے گا۔ اس فیصلے سے ملک میں انارکی بڑھے گی، مسائل بڑھیں گے جبکہ آئین اور قانون کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جھگڑے ختم ہوں اور ملک میں امن وامان ہو۔

سوال: پوری مغربی دنیا پاکستان میں توہین رسالت کے قانون کو غیر موثر بنانا چاہتی ہے تاکہ توہین رسالت کے کسی مجرم کو سزا نہ ملے اور ہماری ہر حکومت، اسٹیبلشمنٹ، عدلیہ اور میڈیا پر بیرونی قوتیں اثر انداز ہوتی ہیں۔ ماضی میں آسیہ مسیح، بابا شکور اقادیانی جیسے کیس ہمارے سامنے ہیں۔ کیا مبارک ثانی کے حق میں دیا گیا سپریم کورٹ کا حالیہ فیصلہ بھی سابقہ سیاسی فیصلوں کی طرح ہے؟

راؤعبدالرحیم ایڈووکیٹ: پوری دنیا تو چاہتی ہے کہ پاکستان تباہ ہو جائے۔ کیا ہمیں پوری دنیا کی خواہشات کی پیروی کرنی چاہیے یا یہ دیکھنا چاہیے کہ ملک کے عوام کیا چاہتے ہیں؟ کسی بھی ملک کی حکومت کا یہ فرض ہوتا ہے کہ اس ملک کو عوام کی خواہشات کے مطابق چلایا جائے۔ عوام کی خواہشات کی اس مطابقت کو آئین اور

> **سپریم کورٹ کے فیصلے کی کاپی لے کر قادیانی ہر جگہ بیوروکریسی کے پاس جا رہے ہیں کہ ہمیں اپنے مذہب کی تبلیغ کی اجازت دی جائے۔**

قانون کا درجہ دیا جاتا ہے۔ ملک میں جتنے بھی ایشوز ہوں گے ان کو آئین اور قانون کے مطابق حل کریں گے تو اس کا مطلب ہوگا کہ پارلیمنٹ عوام کی نمائندہ ہے اور جب آپ قانون اور آئین کی حاکمیت کی بات کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ عوام کی ترجمانی کی بات کر رہے ہیں۔ پاکستان میں یہ ایشوز اس لیے پیدا ہو رہے ہیں کہ یہاں فیصلے آئین اور قانون کے مطابق نہیں ہو رہے بلکہ بیرونی قوتوں کی خواہشات کی پیروی ہوتی ہے یا سیاست اثر انداز ہو جاتی ہے۔ اس کا اثر ملک کے امن وامان پر بھی پڑتا ہے، ملک کی معیشت پر بھی پڑتا ہے۔ جیسا کہ حال ہی میں چار دہائیاں بعد ایک کیس کے بارے میں خود سپریم کورٹ نے کہا کہ فیصلے میں غلطی ہوئی ہے۔ ہم یہی درخواست کرتے ہیں کہ بیرونی دنیا کی خواہشات کو نہ دیکھا جائے بلکہ ملک کے عوام کی خواہشات اور آئین اور قانون کو دیکھا جائے تو سب معاملات ٹھیک ہو سکتے ہیں۔

سوال: آپ کیا سمجھتے ہیں مبارک ثانی کیس کا فیصلہ ریورس ہو سکے گا اور ہمارے چیف جسٹس صاحب کا اپنے کیسوں میں نظر ثانی کا ٹریک ریکارڈ کیا ہے؟

راؤعبدالرحیم ایڈووکیٹ: چیف جسٹس صاحب نے واضح انداز میں کہا ہے کہ آپ اگر ہمیں یہ بتانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں کہ اس میں بہت سی چیزیں حقائق کے برعکس ہیں تو ہم ریوائز کریں گے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ جب ہم ساری چیزیں سمجھائیں گے تو گیارہ کے گیارہ پوائنٹ ریوائز ہوں گے۔ کیونکہ جب تک گیارہ کے گیارہ پوائنٹس ریوائز نہیں ہوتے فیصلہ اپنی جگہ پر نہیں آئے گا۔

سوال: سپریم کورٹ آف پاکستان نے قرآن اکیڈمی سمیت دس اداروں سے حالیہ متنازعہ فیصلہ کے حوالے سے اپنا موقف مانگا ہے۔ شنید ہے کہ ان تمام اداروں نے ایک مشترکہ موقف اپنایا ہے۔ اگر یہ خبر درست ہے تو اس کے پیچھے کیا حکمت پوشیدہ ہے؟

رضاء الحق: قادیانیوں کا مذہب اس قدر بودا ہے کہ جو شخص بھی عقل سلیم رکھتا ہو اور اُس کی فطرت مسخ نہ ہوئی ہو وہ اس کو دیکھتے ہی پہچان لے گا کہ یہ کسی دجال کی کارستانی ہے۔ جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کے کردار میں بھی کھوٹ ہوتا ہے جو کہ فوراً پکڑا جاتا ہے۔ مرزا قادیانی کے پاس ایک شخص اپنی زمین کے مسئلے میں مدد کے لیے آیا۔ مرزا نے اس شخص سے کہا کہ اللہ نے حکم دیا ہے کہ تم اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کروا دو۔ نہ کرنے کی صورت میں مرزا نے تین پیشن گوئیاں کیں۔ 1۔ لڑکی کا والد تین سال بعد مرجائے گا۔ 2۔ جس شخص سے لڑکی کی شادی ہوگی وہ اڑھائی سال بعد مرجائے گا۔ 3۔ اس کے بعد لڑکی (محمدی بیگم) کی شادی مجھ سے ہوجائے۔ تاریخ کی سچائی یہ ہے کہ مرزا قادیانی 1908ء میں جہنم واصل ہوگیا جبکہ جس شخص کے ساتھ محمدی بیگم کا نکاح ہوا اس کی وفات 1948 میں ہوئی اور محمدی بیگم نے 1966ء میں وفات پائی۔ یعنی مرزا قادیانی کی تمام پیشین گوئیاں غلط ثابت ہوئیں۔ ایک ایسا شخص نبوت کا دعویدار تھا جس نے خدا پر بھی جھوٹ باندھا، اُس کا اپنا اخلاق اور کردار انتہائی برا تھا اور جھوٹی پیشین گوئیوں نے تو گویا اُس کی نبوت کا کیریئر ہی مٹی میں ملا دیا۔ جو لوگ اس کے جھوٹے دعووں پر ایمان رکھتے ہیں انہیں چاہیے کہ ایک مرتبہ وہ ان چیزوں پر بھی غور کرلیں کہ مرزا اپنی زندگی میں ہی کس طرح بے نقاب ہوا ہے۔ اور ہم انہیں دعوت دیتے ہیں کہ وہ توبہ کرکے اسلام قبول کرلیں تاکہ وہ آخرت کی رسوائی و ذلت سے بچ سکیں۔ 6 فروری 2024ء کو سپریم کورٹ نے جو فیصلہ دیا اس پر بہت سے طبقات کو تحفظات تھے۔ اس لیے سپریم کورٹ نے ملک بھر میں 10 اداروں کو لکھا کہ وہ اپنا موقف پیش

کریں تاکہ اس کی روشنی میں فیصلہ پر نظر ثانی کی جاسکے۔ ان میں سے ایک ادارہ المورد کے نام سے بھی ہے اور سپریم کورٹ کو یہ بات معلوم ہوگی کہ وہ آئین پاکستان کے بھی منکر ہیں۔ آئین کے مطابق ہمارا ریاستی مذہب اسلام ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ ریاست کا کوئی مذہب نہیں ہونا چاہیے۔ آئین کے آرٹیکل 260 میں وضاحت موجود ہے کہ مسلم کون ہیں، غیر مسلم کون ہیں اور قادیانی کون ہیں؟ لیکن وہ کہتے ہیں کہ کسی کو بھی کافر یا مشرک کہنے کا کسی کو حق نہیں ہے۔ تنظیم اسلامی سے بھی موقف مانگا گیا تھا جو کہ ہم نے پیش کر دیا ہے اور دیگر مذہبی اداروں کے ساتھ بھی شیئر کیا ہے اور تمام مذہبی اداروں سے درخواست بھی کی ہے کہ سب ایک موقف پر متفق ہو جائیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر الگ الگ موقف آئیں گے تو ایک بار پھر طویل بحث چھڑ جائے گی۔ حالانکہ 1974ء میں جو قانون قادیانیوں کے حوالے سے پاس ہوا، پھر 1984ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس پاس ہوا، اس کے تحت 295بی اور 298سی جیسی شقیں موجود ہیں جن میں قادیانیوں کے متعلق سب کچھ طے شدہ ہے۔ اسی طرح 1993ء کا سپریم کورٹ کا فیصلہ بھی موجود ہے جس میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ آرٹیکل 20 کے ساتھ مذہبی آزادی اور حقوق ان کو حاصل ہیں جو قانون کو مانتے ہیں۔ جبکہ قادیانیوں کو دھوکے باز غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔

محمد متین خالد: محمدی بیگم کا جو واقعہ آپ نے بیان کیا ہے یہ خود قادیانیوں کی کتاب بعنوان آئینہ کمالات اور روحانی خزائن وغیرہ میں لکھا ہوا ہے۔ مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ اس لڑکی کے ساتھ میرا نکاح اللہ نے آسمانوں پر کر دیا ہے حالانکہ اس لڑکی کا نکاح ایک مسلمان سے ہوا اور مرزا جھوٹا ثابت ہوا۔

سوال: جن اداروں سے موقف مانگا گیا تھا انہوں نے پیش کر دیا ہے اب یہ کیس کیسے پروسیڈ کرے گا اور نظر ثانی کی اپیل پر کب تک فیصلہ آجائے گا؟

محمد متین خالد: بدقسمتی سے عالمی طاقتوں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ جن ممالک میں اسلامائزیشن ہے وہاں اسے ختم کرنا ہے۔ پاکستان میں اسلامائزیشن کے جتنے بھی قوانین ہیں اب وہ ان کے درپے ہیں کہ ان کو غیر موثر یا ختم کر دیا جائے۔ 1986ء میں توہین رسالت کا قانون پاس ہوا ہے لیکن آج تک ایک بھی مجرم کو اس کے تحت سزا نہیں ہو سکی۔ وجہ یہی ہے کہ عالمی طاقتیں ایسے قوانین نہیں چاہتیں۔ خاص طور پر یورپی یونین ایسے کسی شخص کو سزا نہیں ہونے دیتی چاہے اس پر جرم ثابت ہی کیوں نہ ہو جائے۔ جیسا کہ آسیہ مسیح کو یورپ بلوا لیا گیا۔ اسی طرح ایک اور جھوٹے مدعی نبوت کو سزا ہوئی تو برطانوی پارلیمنٹ میں کھڑے ہو کر ڈیوڈ کیمرون نے تقریر کی کہ ہماری ڈیل ہو چکی ہے، ہم اس کو سزا نہیں ہونے دیں گے۔ چنانچہ اس شخص کو بھی برطانیہ کے حوالے کر دیا گیا۔ تازہ ترین مثال قادیانی بابا شکورا ہے جس کو جیل سے رہا کروا کے امریکی صدر کے سامنے پیش کیا گیا۔ مبارک ثانی کیس میں بھی مجھے نہیں لگتا کہ سپریم کورٹ فیصلے میں بہتری لائے گی، متنازعہ کتاب میں مرزا قادیانی کے بیٹے کو رضی اللہ عنہ لکھا ہوا ہے یہ آئین کی شق 295بی کے مطابق توہین ہے، اس کے باوجود یہ کتاب شائع ہو رہی ہے جو کہ 298سی کی خلاف ورزی ہے لیکن عدالت نہ 295بی پر آئے گی اور نہ ہی 298سی پر آئے گی۔ 2011ء کا قرآن ایکٹ موجود ہے لیکن اس پر بھی عدالت نے نہیں آنا۔ میرا خیال ہے کہ عدالت پہلے تو تاخیر کا حربہ استعمال کرے گی تاکہ زیادہ سے زیادہ وقت گزر جائے اور لوگوں کے جذبات ٹھنڈے پڑ جائیں۔ سیاسی جماعتیں بغیر تیاری کے اس کیس کو دیکھ رہی ہیں، مذہبی جماعتوں کا بھی وہ کردار سامنے نہیں آیا جو آنا چاہیے تھا۔ ان کو پروفیشنل وکلاء کے ساتھ آنا چاہیے تھا۔ ہمارے وکیل راؤ صاحب کو اللہ جزائے خیر عطا کرے وہ تیاری کے ساتھ لڑ رہے ہیں اور پورے پاکستان میں اس حوالے سے شعور کو اجاگر کرنے میں بھی ان کا بڑا کردار ہے۔

رضاء الحق: جب تک اس فیصلے کو مکمل طور پر ریورس نہیں کیا جاتا تا قادیانیوں کو کھلی چھوٹ مل جائے گی کہ وہ فتنہ پھیلاتے رہیں اور جب لوگ ان کے خلاف کسی عدالت میں جائیں گے تو سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ نظیر کے طور پر رکاوٹ بن جائے گا۔ دوسرا یہ کہ یہ فیصلہ آئین، سی آر پی سی اور پی پی سی کے بھی خلاف ہے۔ ان سب کو پس پشت ڈال کر ایک دن میں یہ فیصلہ دیا گیا ہے۔ المورد کے علاوہ تمام ادارے جن سے رائے لی گئی ہے وہ اس پر متفق ہیں کہ نظر ثانی ہونی چاہیے۔ المورد کا ہم کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں کیونکہ وہ اجماع امت سے ہی انحراف کا مرتکب ہے۔

محمد متین خالد: اس کیس میں مجرم کے خلاف جتنی دفعات لگ چکی تھیں ان سب کو نظر انداز کرتے ہوئے فیصلہ دیا گیا ہے اور ساتھ انتہائی خطرناک جملہ یہ بھی لکھ دیا ہے کہ اگر پرچہ درج کرنے والوں نے آئین اور قرآن کا مطالعہ کیا ہوتا تو پرچہ درج کرنے کی نوبت ہی نہ آتی۔ اس کے بعد کون پرچہ درج کروائے گا؟

سوال: جب سپریم کورٹ کا فیصلہ قادیانی مبارک ثانی کے حق میں آیا تو دنیا بھر میں لبرل اور سیکولر طبقہ نے بہت خوشیاں منائیں۔ یہ بتائیے کہ اس طبقہ کو قادیانیوں کے ساتھ اتنی ہمدردی کیوں ہے؟

رضاء الحق: پاکستان کا دیسی سیکولر یا لبرل طبقہ کوئی نظریاتی بنیاد پر سیکولر یا لبرل نہیں ہوتا۔ اگر آپ ان سے پوچھیں کہ لبرل ازم کی تعریف کیا ہے، اس کی کون کون سی قسمیں ہیں، اس کا بانی کون ہے تو ان کے پاس کوئی جواب نہیں ہوگا۔ یہ طبقہ صرف یہ دیکھتا ہے کہ جو مغرب نے کہہ دیا وہی ٹھیک ہے۔ ہمارے کالجز اور یونیورسٹیز کے پروفیسرز وغیرہ جو سیکولرازم اور لبرل ازم کی بات کرتے ہیں تو ان کی سرپرستی بھی مغربی این جی اوز کر رہی ہیں۔ یہ ایک بھیڑ چال بن چکی ہے۔ یہ سب مذہب بے زاری کا دعویٰ کرتے ہیں اور یہ مذہب کی بجائے سیکولرازم کو سپورٹ کرتے ہیں۔ پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ قادیانیت کو کیوں سپورٹ کرتے ہیں؟ وہ بھی تو ایک مذہب کے دعوے دار ہیں۔ ان کو جرمنی، اسرائیل، امریکہ اور یورپی طاقتیں مذہبی بنیادوں پر سپورٹ کیوں کر رہی ہیں؟ اس کا مطلب ہے کہ ان سب لوگوں کی دشمنی صرف اسلام سے ہے۔ یہ سب صرف اسلام دشمنی میں ایک دوسرے کے سپورٹر بنے ہوئے ہیں۔

سوال: قادیانیوں کی تفسیر صغیر پر پنجاب حکومت نے باقاعدہ پابندی لگائی ہوئی ہے، کیا کسی اور ملک نے بھی اس پر پابندی لگائی ہے اور کیا اس کے باوجود بھی یہ کتاب شائع ہو رہی ہے؟

محمد متین خالد: تفسیر صغیر سمیت قادیانیوں کی تمام کتابوں پر پاکستان میں پابندی ہے۔ اس کے علاوہ افغانستان، ایران، ملائشیا اور سعودی عرب میں بھی تفسیر صغیر پر مکمل پابندی ہے۔ وہاں یہ کتابیں قانون کے مطابق ضبط ہوں گی اور ان کے خلاف کارروائی ہوگی۔ یورپی ممالک میں بھی اگر کوئی مسلمان ان کے خلاف کارروائی کرے تو ممکن ہے وہاں بھی ان کے خلاف پابندی لگ سکے۔ لیکن پاکستان میں قادیانیوں نے ریاست کے اندر ریاست بنائی ہوئی ہے۔ ربوا (چناب نگر) میں ہزاروں ایکڑ پر پھیلا ہوا ان کا مرکز قادیانیوں کی کتابیں چھاپ رہا ہے اور تقسیم کر رہا ہے۔ ہائی کورٹ میں جو رپورٹ جمع کروائی گئی ہے اس کے مطابق پاکستان کا کوئی ادارہ اور ایجنسی وہاں نہیں جاسکتی۔ کلیدی عہدوں پر بیٹھے ہوئے لوگ ان کے سہولت کار بنے ہوئے ہیں۔ اگر ان

کے خلاف کوئی ایکشن ہوتا ہے تو امریکی سفارتخانے سے چیخیں نکلتی ہیں کہ یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ایک آدمی مسلمانوں کے عقائد پر حملہ آور ہے اور آپ انسانی حقوق، تحمل اور برداشت کا کہہ رہے ہیں؟ کیا مسلمانوں کے حقوق نہیں ہیں؟

رضاء الحق: ہوم ڈیپارٹمنٹ آف پنجاب کا 2016ء کا نوٹیفکیشن موجود ہے جس کے مطابق کوئی قادیانی ایسی حرکت کرتا ہے تو وہ بغاوت کے زمرے میں آئے گی اور اس کی باقاعدہ سزا ہے لیکن اس کے باوجود بھی اپنی سرگرمیوں میں مصروف ہیں کیونکہ وہ ہر ادارے میں سرایت کر چکے ہیں۔

سوال: دینی اداروں کی طرف سے جو سفارشات سپریم کورٹ کو پیش کی گئی ہیں ان کا مختصر خلاصہ کیا ہے؟ اگر اس کے باوجود بھی کیس پر نظرثانی نہیں ہوتی تو کیا صورتحال بنے گی؟

رضاء الحق: تنظیم اسلامی کا قادیانیوں کے حوالے سے جو متفقہ موقف ہے وہ 9 جولائی 2010ء کو سابق امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید کے دستخط کے ساتھ جاری کیا جا چکا ہے اور ختم نبوت نامی ویب سائٹ پر بھی موجود ہے۔قرآن اکیڈمی کی طرف سے جو سفارشات پیش کی گئی ہیں ان میں ایک تو یہ ہے کہ ملزم کے خلاف ایف آئی آر چالان میں جو دفعات شامل ہیں جن میں 295 بی، 298 سی، پنجاب ہولی قرآن ایکٹ 2011ء کی دفعات ان سب کے مطابق جو فرد جرم ہے اس کے مطابق فیصلہ دیا جائے۔دوسرا یہ کہ چیف جسٹس صاحب نے قرآن کی جن آیات کا حوالہ دیا ہے وہ موقع محل کے مطابق نہیں ہیں ان کو بھی فیصلے سے حذف کیا جائے۔ فیصلے پر مکمل طور پر نظرثانی کرتے ہوئے آئین اور قانون کے مطابق فیصلہ دیا جائے۔اگر ایسا نہیں ہوتا تو پھر ہمارے پاس جو قانونی راستہ اور لیگل فورمز دستیاب ہیں ان کے ذریعے آگے بڑھیں گے۔اس کے خلاف پرامن احتجاج بھی کریں گے، اور نیا کیس دائر کرنے کا بھی راستہ موجود ہے۔ان شاء اللہ

سوال: پاکستان میں قادیانیوں کے حوالے سے اب تک جو قانون سازی ہوئی ہے اس پہ عمل درآمد اور رد قادیانیت کے حوالے سے آپ کیا تجاویز پیش کریں گے؟

محمد متین خالد: آپ کے سوال کا جواب سپریم کورٹ آف پاکستان کے 1993ء کے فل بنچ کے فیصلے میں موجود ہے۔ اس فیصلے میں تین آرڈرز پاس ہوئے ہیں۔اگر ان تین آرڈرز کو پاکستان میں نافذ کر دیا جائے تو فتنہ قادیانیت کا رد ہوسکتا ہے۔ 1۔ قادیانیوں سے کہا گیا کہ آپ آرٹیکل 20 کے تحت حقوق لینے آئے ہیں لیکن ہم نے پوری چھان بین کے بعد یہ پایا کہ آپ لوگ دھوکے باز غیر مسلم ہیں اور دھوکے بازوں کے حقوق نہیں ہوتے۔ 2۔کورٹ نے کہا کہ آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو تبلیغ کی اجازت دی جائے۔ جب تم مرزا قادیانی کو صلی اللہ علیہ وسلم کہو گے، مرزا کی بیویوں کو امہات المومنین کہو گے اور مرزا کے دوستوں کو صحابی کہو گے، مرزا کی باتوں کو قرآن کہو گے تو معاشرے میں تمہارے خلاف طوفان اُٹھے گا۔اس صورت میں تمہارے جان و مال کی گارنٹی ہم نہیں دے سکتے۔ 3۔اس ملک میں امن و مان کے لیے ضروری ہے کہ قانون اور آئین کی پاسداری ہو۔ چاہے قادیانی ہو یا مسلمان وہ قانون کے سامنے سرنڈر کر دے۔ یہ نہیں ہوسکتا ہے کہ قانون ایک آدمی کو غیر مسلم قرار دیتا ہے لیکن وہ آدمی اس کے باوجود خود کو مسلم کہتا ہے۔ ایسی صورت میں جو فساد پیدا ہوگا اس کی وجہ سے امن و امان نہیں رہے گا۔

❁❁❁

قارئین پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(14 تا 20 مارچ 2024ء)

جمعرات (14-مارچ) کو مرکزی اُسرہ کے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔ بعد ازاں پشاور میں سول سروسز کے ایک ادارے میں آن لائن خطاب کیا۔

جمعہ (15-مارچ) کو قرآن اکیڈمی ڈیفنس کراچی میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔

اتوار (17-مارچ) کو بعد نماز ظہر سینئر رفیق وسیم احمد میمن کے والد مرحوم کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔

پیر (18-مارچ) کو کراچی کی ایک یونیورسٹی میں لیکچر تھا۔

بدھ (20-مارچ) کو رمضان المبارک کے حوالے سے ایک یونیورسٹی میں خطاب ہوا۔

دورہ ترجمہ قرآن کی مصروفیات جاری ہیں۔

نائب امیر سے آن لائن مستقل رابطہ رہا۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ دعائے مغفرت

☆ حلقہ ملاکنڈ کے سینئر ملتزم رفیق فضل ربی شاہ طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔
برائے تعزیت (بیٹا): 0340-9346089

☆ ملتان شہر تنظیم کے ملتزم رفیق اقبال حسین کی والدہ وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0321-6306631

☆ تنظیم اسلامی ممتاز آباد کے امیر سید راشد عباس کی اہلیہ محترمہ وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0300-6372561

☆ تنظیم اسلامی ملتان شمالی کے امیر محمد شہریار خان کے سسر وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0300-8881124

☆ حلقہ گوجرانوالہ، گجرات کے ملتزم رفیق محترم نسیم اختر سیال کے برادر نسبتی وفات پا گئے
برائے تعزیت: 0346-6818408

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَاَدْخِلْهُمْ فِيْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمْ حِسَابًا يَّسِيْرًا

انصاف کے نام پر ظلم! آخر کب تک؟

عبدالرؤف

دسمبر 2021ء کے اعداد و شمار کے مطابق اس وقت پاکستان کی عدالتوں میں زیر التواء یا زیر سماعت مقدمات کی تعداد 21 لاکھ ہے جبکہ سپریم کورٹ آف پاکستان کی جانب سے کروائے گئے ایک سروے کے مطابق بہت سے سائلین اور درخواست گزاران کو اپنی زندگی میں جائیداد کے حوالے سے دائر کئے گئے مقدمات کا فیصلہ سننے کا موقع نہیں ملتا، اس سروے میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ جائیداد کے حوالے سے دائر کیے گئے مقدمات دائر ہونے سے لے کر فیصلہ ہونے تک 30 سال لگتے ہیں اور یہ سروے اُس ملک کی سپریم کورٹ نے کرایا جو ججوں کو مراعات دینے کے حوالے سے دنیا کے 180 ممالک میں سے پہلے 10 ممالک میں آتا ہے مگر انصاف کی فراہمی میں ہماری عدلیہ کا نمبر 130 ہے۔ عدلیہ کی طرف سے انصاف کی فراہمی میں تاخیر کی ایک بڑی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ اس وقت تقریباً 1018 ججوں کی آسامیاں خالی ہیں جبکہ مقدمات کی تعداد بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے جلدی انصاف مہیا نہیں ہو پا رہا، لیکن یہ ایک طرح کا عذر لنگ ہے کیونکہ جب تک ججوں کی بھرتی کا عمل مکمل ہوگا اس وقت تک تو مقدمات کی تعداد مزید بڑھ چکی ہوگی، اس لیے کیا یہی بھرتی کا کھیل ہی کھیلا جاتا رہے گا یا عدلیہ کچھ کر گزرنے کا عزم بھی رکھتی ہے۔ اگر مسئلہ صرف یہی ہوتا تو اس کا حل بھی نکل سکتا تھا لیکن ہمارے ہاں اصل ظلم تو وفاقی شرعی عدالت کے ساتھ ہو رہا ہے جو 26 مئی 1980ء کو ایک صدارتی حکم کے ذریعے قائم کی گئی اور بعد ازاں آٹھویں ترمیم کے ذریعہ قومی اسمبلی نے دستور پاکستان کے حصہ ہفتم باب سوم (الف) کے طور پر اس کی باقاعدہ توثیق کر دی۔ بعد ازاں اس عدالت کے اختیارات کی وضاحت اس انداز سے کی گئی کہ دستور کے مطابق عدالت خود اپنی تحریک (Suo Moto Jurisdiction) یا پاکستان کے کسی شہری، وفاقی یا صوبائی حکومت کی درخواست پر قرآن وسنت کی روشنی میں کسی قانون کو اسلامی احکام کے منافی قرار دے تو وہ اپنا فیصلہ دلائل کے ساتھ صدرِ مملکت، گورنرز اور متعلقہ حکام کو بھیجے گی اور ساتھ ہی یہ یقین بھی کرے گی کہ اس کا یہ فیصلہ کس تاریخ سے موثر ہوگا۔ اس کے علاوہ یہ عدالت حدود کے نفاذ سے متعلق قوانین کے تحت کسی فوجداری عدالت کی طرف سے فیصلہ شدہ مقدمے کا از خود جائزہ لے سکتی ہے اور اس کے خلاف اپیل بھی سن سکتی ہے اور عدالت اپنے دیئے گئے فیصلے یا صادر کردہ حکم پر نظر ثانی کا اختیار رکھتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی طے کر دیا گیا کہ وفاقی شرعی عدالت کے کسی فیصلے کے خلاف عدالت عظمیٰ (سپریم کورٹ) میں متاثرہ فریق اپیل دائر کر سکتا ہے اور اس اپیل کا فیصلہ سپریم کورٹ کا شریعت اپیلٹ بنچ کرے گا جس میں سپریم کورٹ کے تین سینئر مسلمان جج ہوں گے جبکہ دو جج علمائے کرام میں سے عارضی بنیادوں پر لیے جائیں گے اور جب بھی یہ اپیلیں سماعت کے لیے مقرر کی جائیں گی تو انہیں بلا لیا جائے گا، اُن کی حیثیت مستقل جج کی نہیں ہوگی، 5 ججوں پر مشتمل اس بنچ کا سربراہ سپریم کورٹ کا سینئر جج ہوگا۔

یہاں یہ نکتہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ ''اگر کسی فیصلے کے خلاف شریعت اپیلٹ بنچ میں اپیل دائر ہو جائے تو وہ فیصلہ معطل تصور ہوگا اور سپریم کورٹ کے فیصلے تک وہ قابل عمل نہیں ہوگا اور اس اپیل کے فیصلہ کرنے کی کوئی مدت مقرر نہیں ہے۔'' لہٰذا اس کے نتیجے میں وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے ایک عضو معطل کی حیثیت اختیار کر جاتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں قرآن وسنت کی بنیاد پر کئے گئے فیصلوں کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی۔ جس کے نتیجہ میں گزشتہ 35 سال کے دوران میں شریعت کورٹ کے فیصلوں کے خلاف 29 شریعت اپیلیں اور 31 فوجداری اپیلیں ابھی تک سپریم کورٹ میں زیر التواء ہیں اور یہ تمام اپیلیں مختلف اوقات میں مختلف افراد کی طرف سے شریعت کورٹ میں دائر کی گئیں اور ان پر شریعت کورٹ نے اپنا فیصلہ تو سنا دیا لیکن جن افراد یا اداروں کے خلاف یہ فیصلہ سنایا گیا وہ اُسے سپریم کورٹ کے شریعت اپیلٹ بنچ میں لے گئے جہاں ابھی تک اُن کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہے۔ اسی طرح کا حال وفاقی شرعی عدالت کی طرف سے سود کی حرمت کے متعلق فیصلے کا ہو چکا ہے۔ اور قوم کے کم و بیش 35 سال ضائع کئے گئے ہیں کیونکہ اگر 2022ء میں سود کی حرمت کے فیصلے کو مان کر متبادل نظام تیار کرنے کی مخلصانہ کوشش کی جاتی تو آج ہوسکتا ہے ہم اس دلدل سے نکل چکے ہوتے، لیکن اس کو بھی شریعت بنچ کی چکی میں ڈال کر پیس دیا گیا۔ یہ قول تو ایک غیر مسلم برطانوی وزیر اعظم ولیم ایورٹ گلیڈ اسٹون (William Ewart Gladstone) کا ہے۔ "Justice Delayed is Justice Denied" یعنی ''انصاف میں تاخیر کا مطلب انصاف سے انکار ہے۔'' لیکن اس کا مفہوم وہی بنتا ہے جو چودہ سو سال قبل خلیفہ راشد حضرت علی ؓ نے فرمایا تھا کہ ''حکومت کفر کے ساتھ تو رہ سکتی ہے لیکن ظلم کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔'' یہ ظلم عام دیوانی یا فوجداری معاملات میں روا رہے تو اس کے معاشرے میں وہی نتائج نکلتے ہیں جن کا شکار آج ہمارا پاکستانی معاشرہ ہے، جس میں عوام الناس قانون کو ہاتھ میں لے لیتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں بدامنی اور اضطراب پیدا ہوتا ہے۔ طبقاتی تقسیم میں اضافہ ہوتا ہے اور استحصالی طبقات اپنے ذاتی مفاد کے لیے عوام پر ظلم کا بازار گرم کرتے ہیں۔ نتیجتاً ہمارا معاشرے میں پولرائزیشن بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اس پر مستزاد جب عدالتی نظام حدود اللہ کو بھی چیلنج کرنا شروع کر دیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی نصرت سے معاشرہ بحیثیت مجموعی محروم ہوتا چلا جاتا ہے۔ سود جیسے قبیح جرم کا ریاستی و عدالتی سرپرستی میں جاری رہنا اللہ اور رسول ﷺ کے ساتھ ریاست کی سطح پر اعلان جنگ تو ہے ہی جس کے نتائج ہم مختلف نوع کے عذابوں کی شکل میں جھیل رہے ہیں لیکن اس کے علاوہ بھی ہمارے آئین میں صدرِ پاکستان کو قاتل کی معافی کا اختیار دیا جانا، عائلی قوانین کی کچھ دفعات کا 1962ء سے اب تک خلاف اسلام ہونا، تحفظ خواتین بل کے نام سے زنا کو تحفظ دینے والا قانون پاس ہونا، دوسری شادی کے لیے پہلی بیوی سے اجازت لینا، ٹرانسجنڈر ایکٹ کے نام پر فعل قوم لوط کو قانونی شکل دینا اور اس طرح کچھ اور قوانین جو خالصتاً خلاف اسلام ہیں ان کے ہوتے ہوئے نہ تو اللہ کی مدد آئے گی اور نہ ہی معاشرے میں اسلام کے حوالے سے پیش رفت ہو سکے گی جس کے نتیجے میں ظلم بڑھتا چلا جائے گا اور بزبانِ شاعر:

ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے
خون پھر خون ہے ٹپکے گا تو جم جائے گا۔

۞۞۞

صفیں پھٹی پھٹی ہوئی!

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

رمضان کی ساعتیں تیزی سے گزر رہی ہیں۔

پوری دنیا میں اہلِ ایمان حسبِ توفیق، حسبِ ایمان یہ پرچہ حل کر رہے ہیں۔ ہر عمل کئی گنا اجر کی بشارت لیے ہوئے ہے۔ تاہم غزہ اور مغربی کنارے، قدس کے گردونواح کا رمضان اہلِ ایمان کی فکروں، دعاؤں، محبتوں، گریہ وزاری کا مرکز ومحور ہے۔ گلوبل ویلیج شاید اسی دن کے لیے سمٹ کر ہر ہتھیلی پر آن بیٹھا تھا، پل پل کی خبریں دیتا۔ اب سوشل میڈیا دنیائے کفر میں رمضان کی فرضیت، روزے کی تربیت کا تعارف دینے رب تعالیٰ سے لمحہ لمحہ تعلق، فکر ونظر کی جلا کے لیے دعوتِ دین پر ہمہ تن مامور ہے۔ لوگ بہت کچھ نیا دیکھ رہے ہیں شرق تا غرب! فٹ بال، جس کے دیوانے دنیا بھر میں کروڑوں ہیں، اب وہ بھی غزہ ہی کے فٹ بالر کو دیکھ رہے ہیں! ایک کلپ شیئر کی جاتی ہے یہ کہتے ہوئے: 'یہ ویڈیو میں نے پانچ مرتبہ دیکھی ہے۔ یہ دائماً میرے حواس پر طاری رہے گی، یہ محبت میں کبھی دل سے نکال نہ سکوں گی۔' نظریے صداقت اور استقامت کا ایک منظر مبہوت کن ہے۔ ہم مسلمانوں نے تاریخ (جسے ہمارے نصابوں سے بصد اہتمام نکالا گیا۔ نسلوں کو جس سے بچا کر پروان چڑھایا گیا۔) میں نے ایسے کردار ازل سے دیکھ رکھے ہیں مگر اولمپکس (عالمی کھیلوں) کی شراب، جوئے، عورت، حبِ مال، حبِ جاہ کی چکاچوند، گلیمر نے فٹ بال کو گناہ کے جہنم زار میں دھکیل رکھا تھا۔ فسق وفجور سے لتھڑا۔ تاہم اسی میں کچھ ایمانی جزیرے بھی ابھرتے گئے۔ کئی فٹ بالر ایمان لائے۔ اب دیکھیے خان یونس کا ہر دلعزیز ہونہار فٹ بالر محمد برکات، اپنے آخری کلمات کے ساتھ ایک عظیم پیغام چھوڑ کر رخصت ہوتا ہے۔

'السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: اے میرے اہلِ خاندان، میرے سب پیارے، میرے دوست، وطنِ عزیز اور ہماری اقصیٰ! شاید یہ میرے آخری الفاظ، آخری ہم کلامی، آخری منظر ہے جس میں آپ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ ہم بہت مشکل حالات میں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی سلطنت میں کچھ بھی اللہ کی مرضی کے بغیر نہیں ہوتا! ایک چیونٹی تک ہاتھ پیر ہلا نہیں سکتی الا باذن اللہ! اللہ نے فرمایا: ''ان سے کہو! تم ہمارے معاملے میں جس چیز کے منتظر ہو وہ اس کے سوا اور کیا ہے کہ دو بھلائیوں میں سے ایک بھلائی ہے۔ (فتح یا شہادت) اور ہم تمہارے معاملہ میں جس چیز کے منتظر ہیں وہ یہ ہے کہ اللہ خود تم کو سزا دیتا ہے یا ہمارے ہاتھوں سزا دلواتا ہے؟ اچھا تم بھی انتظار کرو اور ہم بھی تمہارے ساتھ منتظر ہیں۔'' (التوبہ:52)

اللہ قادرِ مطلق ہے۔ اس نے یہ بھی (ہمیں) بتایا، (قرآنی آیات شفاف جھرنوں کی طرح برکات کی زبان سے بہتی چلی جا رہی ہیں، روح میں اتری آیات!): ''کوئی مصیبت ایسی نہیں ہے جو زمین میں یا تمہارے اپنے نفس پر نازل ہوتی ہو اور ہم نے اس کو پیدا کرنے سے پہلے ایک کتاب (یعنی نوشتۂ تقدیر) میں لکھ نہ رکھا ہو۔ ایسا کرنا اللہ کے لیے بہت آسان کام ہے۔ (یہ سب کچھ اس لیے ہے) تاکہ جو کچھ نقصان تمہیں ہو، اس پر تم دل شکستہ نہ ہو اور جو کچھ اللہ تمہیں عطا فرمائے اس پر پھول نہ جاؤ۔ اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھتے ہیں اور فخر جتاتے ہیں۔'' (الحدید:20 تا 23)

ممکن ہے زندگی اب ختم ہونے کو ہو اور وقت شاید آ گیا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ابھی کچھ باقی ہو! اس کا تعین ان لوگوں (اسرائیلیوں) کے ہاتھ میں نہیں۔ ارض وسماء اور غیب کے مالک کے ہاتھ میں ہے۔ وہی (ایک ہے جس کے پاس غیب کا حقیقی علم ہے۔

''تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے زمین اور آسمان بنائے، روشنی اور تاریکیاں پیدا کیں۔''' (الانعام:1)

وہی ہے جس نے طے شدہ مدت (زندگی کی) مقرر کر رکھی ہے۔ صرف اسی کا فیصلہ ہے کہ ہمیں کب مرنا ہے۔ (پس منظر میں گولیوں کی آوازیں قریب آ رہی ہیں۔) چنانچہ میں آپ سے معافی کا طلب گار اور دعاؤں کا خواست گار ہوں۔ اے میرے ماں باپ! آپ میرے محبوب ترین ہیں، نہایت بیش بہا! اور ہاں میرے بچو! میرے محبوب! میں آپ کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ وہ دعا جو مومن مسافر کو مقیم کے لیے کرنی کریم نبی ﷺ نے سکھائی ہے۔ یہ راہِ آخرت کی دہلیز پر کھڑا مسافر پڑھتا ہے: ''میں سپرد کرتا ہوں تمہیں اس اللہ کے کہ کچھ ضائع نہیں ہوتا، اس کی سپردگی میں سونپا جانے والا۔'' (احمد، ابن ماجہ) اب بات ختم کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی مسافرِ کریم رمضان، سچی سچائی جنت کو عازمِ سفر ہو گیا!

یہیں اہلِ امت آنسوؤں سے رخسار تر کرتے ہوؤں کے لیے عبداللہ بن مبارک کے اشعار نہایت برمحل ہیں جو ابوعبیدہ حفظہ اللہ نے امت کو سجدہ گزاروں، روزہ داروں کو سنائے ہیں! ابن مبارکؒ نے طرطوس کی سرحدوں پر پہرہ دیتے جہاد ورباط میں یہ فضیل بن عیاض اور دیگر علمائے سلف کو لکھ بھیجے تھے: 'اے حرمین شریفین کے عبادت گزار! ہم کو دیکھ لو، جان لو گے تمہاری عبادت تو کھیل ہے، آنسوؤں سے گال تر کرنا بھی خوب ہے، خوب تر لیکن لہو کا سیل ہے!' (تمہارے رخسار آنسوؤں سے بھیگے ہیں اور ہماری گردن ہمارے لہو سے تر بہ تر ہے!) شہید فٹ بالر محمد برکات بہ زبانِ حال امت کو یہی منظر دکھاتا رخصت ہوا۔ جس پر کافرہ نے 5 مرتبہ یہ پیغام پڑھا دنگ ہو کر کہ وہ سب کہہ کر اتنی سکینت واطمینان سے کیونکر رخصت ہو گیا! دعوت وتبلیغ اتنی بلند آہنگ! اتنی حقانیت سے جگمگاتی! نبی ﷺ کے فرامین اور قرآن سے منور حقیقی کامیابی اعلیٰ ترین شہادت...... 'ذلک ھو الفوز العظیم' کا مکمل پیغام دنیا بھر کے فٹ بال شائقین کو دیتا چل دیا! نبی ﷺ کا یہ فرمان زندہ کر دیا: ''یہ کہ میں ایک رات اللہ کے راستے میں سرحدوں کا پہرہ دوں مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں شب قدر میں حجر اسود کے سامنے پوری رات قیام میں گزاردوں۔'' (صحیح ابن حبان، الترغیب والترہیب)

تمام فلسطینی غزہ تا نواحِ قدس، اقصیٰ کے پہرہ دار، رباطی ہیں! یہودی مسجد اقصیٰ (نعوذ باللہ) گرا کر اس کی جگہ ہیکل سلیمانی تعمیر کرنے کو یہ ساڑھے پانچ ماہ سے قیامت ڈھا رہے ہیں۔ عقیدہ ان کا یہ ہے کہ اس سے ان کے 'مسیحا' الدجال کا ظہور ہوگا۔ تمام تر پابندیاں اقصیٰ پر لاگو کی گئی ہیں۔ فلسطینی تمام رکاوٹیں عبور کرتے، تشدد سہتے، موت، قید وبند کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے اقصیٰ میں نمازیں ادا کرنے ہر حال پہنچ رہے ہیں! (ہماری خالی مساجد، تین چار صفوں والی کے مقابل) اقصیٰ میں دوسری تراویح میں نمازی 35 ہزار، تیسری میں 45 ہزار، چوتھی میں 40 ہزار اور پانچویں میں 70 ہزار تھے! یہی ایمان واستقامت دنیا بھر کو مسحور کیے دے رہی ہے۔

پٹس برگ (فلاڈلفیا) یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر

ہنری کلاسن جو آنکھ کی اہم تحقیق کے ماہر اور موجدین میں سے ہیں، نے یکم رمضان کو اسلام قبول کیا، یہ کہتے ہوئے کلمۂ شہادت پڑھا کہ اسلام ہی الحق ہے! نام عبدالحق کلاسن رکھا گیا! سلسلہ جاری ہے۔ دو رمضان المبارک کو 5 امریکی دوستوں نے اکٹھے کلمہ پڑھا اور دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے۔ ادھر سورۃ التوبۃ کی پڑھی گئی شہید محمد برکات کی آیت بھی پوری ہو رہی ہے۔ اللہ کی سزا اور مجاہدین کی عزیمت کے چر کے اسرائیلی فوج سہہ رہی ہے بیک وقت۔ پورا اسرائیل دنیا بھر میں نشانۂ نفرین ہے۔ غزہ میں 20 اسرائیلی فوجیوں نے خودکشی کی ہے۔ ایک نے خود کو جلا ڈالا جو بظاہر اونچا لمبا مضبوط نوجوان تھا۔ ایک فوجی کا بیٹا رو رو کر فریاد کر رہا ہے کہ اس کے باپ نے 10 سے زیادہ مرتبہ خودکشی کی کوشش کی! واویلا ہے کہ حکومت کچھ نہیں کر رہی!

نیویارک میں اسرائیلی یہودی مفادات کے تحفظ کے لیے ایک بین الاقوامی تنظیم ہے جو یہود دشمنی (Anti-Semitism) کا کوڑا لے کر دنیا کو دھمکانے والوں میں سے ایک رہی ہے۔ 'اینٹی ڈیفیمیشن لیگ'۔ اس کے لیے 5 دہائیوں سے سرگرداں ڈائریکٹر ایبرٹس فوکس مین کا کہنا ہے کہ 'دو چیزوں نے اس کی نیند اڑا رکھی ہے۔ اسرائیل اور اس کے اہم ترین اتحادی امریکا کے درمیان بگڑتے تعلقات۔ دوسرا یہ کہ یہود مخالف، یہود دشمن دھما کا خیز ہنگامے جو دنیا میں بڑھ پھیل رہے ہیں، اس کا کیا بنے گا اگر یہ سب یونہی چلتا رہا!' تسلی رکھو، نیتن یاہو رہا تو دنیا تمہارے لیے ایک مرتبہ پھر اتنی ہی تنگ ہوگی جس نے تمہیں ہولوکاسٹ تک پہنچایا تھا۔ فرعون کا تکبر کا نشہ ڈوبتے وقت تک نہ اترا تھا۔ اور پھر جب چلایا تھا تو پانی سر سے گزر چکا تھا! غزہ کا رب عین وہی ہے جس نے فرعون کو غرق کیا تھا!

تاہم امت کے حوالے سے ایک فلسطینی نے کہا کہ بات یہ نہیں ہے کہ غزہ پر یہ بدترین (مشکل ترین) رمضان ہے، بلکہ اصلاً یہ امت ہے جس پر بھاری ترین رمضان کی آزمائش ہے کہ دو ارب مسلمان غزہ کے لیے دعا کے سوا کچھ نہیں کر رہے۔ 150 فلسطینی صرف ایک آٹے کا تھیلا پانے کی خاطر جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور تم چپ ہو!

موحدینِ کعبہ کی صفیں پھٹی پھٹی ہوئی
محبتوں کی ڈوریاں سبھی کٹی کٹی ہوئی
کلیسا، کنشت، دیر، صومعہ، سبھی بہم
...... یروشلم، یروشلم!

۞ ۞ ۞

گوشۂ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اور ان کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

(۱) امام بغوی رحمہ اللہ (متوفی: ۵۱۶ھ) فرماتے ہیں:

ان أهل الجاهلية كان أحدهم اذا حل ماله على غريمه فطالبه فيقول الغريم لصاحب الحق: زدني في الأجل حتى أزيدك في المال فيفعلان ذلك (معالم التنزیل: جلد۱: ص ۲۶۲)

"جاہلیت کے زمانے میں جب کسی کے مال کی ادائیگی کی میعاد پوری ہو جاتی تو وہ اپنے قرض کا مطالبہ کرتا تو اس کا مقروض کہتا مدت بڑھا دو تو میں تمہارے قرض (کی رقم) میں اضافہ کر دوں گا۔ چنانچہ دونوں ایسا معاملہ کر لیتے۔"

(۲) امام ابو محمد عبدالمنعم بن عبدالرحیم رحمہ اللہ (متوفی: ۵۴۷ھ) فرماتے ہیں:

ما كانت العرب تفعله من تأخير الدّين بزيادة فيه فيقول احدهم لغريمه: أتقضي أم تربي؛ (احکام القرآن: جلد۱: ص ۴۰۰)

"اہلِ عرب قرض کی ادائیگی میں تاخیر کی بنا پر اس میں زیادتی کا معاملہ کرتے تھے۔ پس قرض خواہ تاخیر کے سبب مقروض کو کہتا کہ قرض دیتے ہو یا مع سود دو گے؟"

بحوالہ: "انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال" از حافظ عاطف وحید

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 706 دن گزر چکے!

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیر اہتمام

کلیۃ القرآن (قرآن کالج) لاہور

بانی: ڈاکٹر اسرار احمدؒ

"تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو خود قرآن سیکھیں اور دوسروں کو قرآن سکھائیں۔" (حدیث نبوی ﷺ)

درس نظامی (درجہ اولیٰ تا دورہ حدیث) مع میٹرک، ایف اے، بی اے، ایم اے

داخلے شروع

اہلیت: مڈل پاس طلبہ

خصوصیات

- انتہائی کم فیس
- ذہین طلبہ کے لیے وظائف
- دینی ماحول میں اعلیٰ تعلیمی معیار
- ہاسٹل کی محدود سہولت موجود
- حفاظ کے لیے فری ایجوکیشن پیکج
- تجربہ کار اور محنتی اساتذہ

پہلے آیئے پہلے پایئے

ایڈمیشن آفس
191- اتاترک بلاک، نیوگارڈن ٹاؤن، لاہور

برائے معلومات
دفتری اوقات کے دوران 042-35833637
دفتری اوقات کے بعد 0302-4471171

المعلن
حافظ عاطف وحید، مہتمم
ریاض اسماعیل، پرنسپل

تنظیم اسلامی پاکستان کے زیر اہتمام مختلف حلقہ جات میں استقبال رمضان پروگرام 2024ء

ماہ رمضان نزول قرآن کا مہینہ ہے۔ تنظیم اسلامی اپنے رفقاء واحباب اور عوام الناس کو اس ماہ مبارک سے بہترین طریقہ سے استفادہ کرنے کی تیاری کے حوالے سے ترغیب دینے کے لیے خصوصی پروگراموں کا انعقاد ماہ شعبان میں کرتی ہے۔ رمضان المبارک 1445ھ (2024ء) میں مختلف حلقہ جات کی سطح پر استقبال رمضان کے درج ذیل پروگرام منعقد کیے گئے۔

حلقہ گوجرانوالہ

✿ گوجرانوالہ: امیر حلقہ علی جنید میر نے کمیونٹی سینٹر ڈی سی کالونی میں استقبال رمضان کے عنوان سے خطاب کیا اور عظمت صیام وقیام رمضان پر گفتگو کی اور روزے کے اہم مسائل بیان کئے۔ قرآن کا انسان کی روح سے جو تعلق ہے اس کی وضاحت کی اور رمضان کی برکتوں کو سمیٹنے کا شوق دلایا۔ اس پروگرام میں شرکاء کی تعداد 150 تھی جس میں تقریباً 30 رفقاء تنظیم اور 60 خواتین اور باقی مرد حضرات تھے۔ ✿ گجرات: 8 مارچ بروز جمعہ بعداز نماز عشاء استقبال رمضان کے موضوع پر تقوی مسجد میں خصوصی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ امیر حلقہ علی جنید میر نے خطاب فرمایا۔ پروگرام میں رمضان اور قرآن کے باہمی تعلق اور نبی اکرم ﷺ کا رمضان کیسے گزرا اور رمضان المبارک میں اپنے روحانی وجود کو طاقتور بنانے کے عمل پر سیر حاصل گفتگو کی۔ اس پروگرام میں تقریباً 80 حضرات اور 50 خواتین نے شرکت کی۔ ✿ الائیڈ سکول گجرات: استقبال رمضان کے حوالے سے پروگرام ہوا جس میں تقریباً 300 طالب علموں اور اساتذہ نے شرکت کی۔ اس موقع پر امیر حلقہ نے روزوں کے انسانی روح پر اثرات اور روزے کا حاصل پر گفتگو کی۔ دورہ ترجمہ قرآن میں شرکت کی دعوت بھی دی گئی۔ ✿ جلالپور جٹاں: تنظیم اسلامی کے مرکز مسجد محمدی میں استقبال رمضان کا پروگرام منعقد ہوا جس میں امیر حلقہ علی جنید میر حفظہ اللہ نے خطاب کیا۔ رمضان، قرآن اور انسان کے موضوع پر بھرپور گفتگو کی گئی جس میں کل 15 رفقاء اور 20 احباب نے شرکت کی۔ ✿ ڈسکہ: ڈسکہ تنظیم کے امیر مبشر ریاض نے سورۃ البقرہ آیات 183 تا 188 پر بیان کیا جبکہ محترم عمران غلام رسول نے درس حدیث دیا۔ دونوں حضرات نے رمضان اور قرآن کے باہمی تعلق کو واضح کیا۔ یہ پروگرام تقریباً اڑھائی گھنٹے جاری رہا جس میں 17 افراد نے شرکت کی۔ ✿ پھالیہ: دفتر تنظیم اسلامی مسجد المصطفیٰ میں بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا خطاب عظمت صیام وقیام رمضان کو دکھانے کا اہتمام کیا گیا جس میں تقریباً 15 رفقاء اور 30 احباب نے شرکت کی۔ ✿ لالہ موسیٰ: رفیق تنظیم کے گھر پر بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا خطاب عظمت صیام وقیام رمضان کو دکھانے کا اہتمام کیا گیا جس میں 5 افراد نے شرکت کی۔ ✿ کاموکی: نقیب اسرہ کے گھر پر بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا خطاب عظمت صیام وقیام رمضان کو دکھانے کا اہتمام کیا گیا جس میں تقریباً 5 رفقاء اور 4 احباب نے شرکت کی۔

(رپورٹ: رانا ضیاء الحسن، ناظم نشر واشاعت حلقہ گوجرانوالہ)

حلقہ پنجاب پوٹھوہار

✿ 25 فروری 2024ء کو محمد نعمان نے جامع مسجد العابد گوجر خان میں خطاب کیا جس میں 18 افراد شریک ہوئے۔

✿ 08 مارچ 2024ء کو محمد نعمان نے مسجد صدیق اکبر صندل گوجر خان میں خطاب کیا جس میں 60 افراد نے شرکت کی۔ ✿ ماہ فروری اور مارچ 2024ء میں ساجد سہیل نے مرکز بیان القرآن جہلم میں دو خطاب کیے جن میں 45 افراد شریک ہوئے۔ ✿ 05 مارچ 2024ء کو خرم شہزاد بٹ نے پریسٹو سکول لائن پاک چکوال میں خطاب کیا، جہاں 15 افراد نے شرکت کی۔ ✿ 07 مارچ 2024ء کو محمد شہزاد بٹ نے دفتر تنظیم اسلامی بھون چوک چکوال میں خطاب کیا جس میں 14 افراد نے شرکت کی۔ ✿ 08 مارچ 2024ء کو خرم شہزاد بٹ نے جامع مسجد چکوال میں خطاب کیا، جس میں 13 افراد نے شرکت کی۔ ✿ 09 مارچ 2024ء کو محمد شہزاد بٹ نے چکوال میں خطاب کیا جس میں 15 افراد شریک ہوئے۔ ✿ 10 مارچ 2024ء کو خرم شہزاد بٹ نے دفتر تنظیم اسلامی چکوال میں خطاب کیا جس میں 14 افراد شریک ہوئے۔ ✿ 05 مارچ 2024ء کو ظفر اقبال نے جامع مسجد شکریلہ میں 30 افراد سے خطاب کیا۔ ✿ 08 مارچ 2024ء کو ظفر اقبال نے شکریلہ میں خطاب کیا جہاں 60 افراد شریک ہوئے۔ ✿ 15 مارچ 2024ء کو محمد نعمان نے درکالی شیر شاہی میں خطاب کیا جس میں 15 افراد شریک ہوئے۔ ✿ 17 مارچ 2024ء کو حافظ ندیم مجید نے ساگری میں 20 افرد سے خطاب کیا۔ ✿ 19 مارچ 2024ء کو مشتاق حسین نے موتی مسجد ساگری میں خطاب کیا جس میں 35 افراد شریک ہوئے۔ ✿ 12 مارچ 2024ء کو محمد نعمان نے ساگری میں 15 افرد سے خطاب کیا۔

(رپورٹ: کامران منظور، ناظم نشر واشاعت حلقہ پنجاب پوٹھوہار)

حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی

✿ پشاور صدر: مقامی تنظیم پشاور کے تحت 08 مارچ 2024ء کو مسجد ابوبکر صدیقؓ، معداللہ جان کالونی پشاور میں ایک استقبال رمضان پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مدرس کے فرائض قاضی فیصل ظہیر نے سرانجام دیے۔ پروگرام میں 120 افراد نے شرکت کی۔

✿ پشاور غربی: مقامی تنظیم پشاور غربی کے زیر اہتمام 9 مارچ 2024ء کو بریز انسٹیٹیوٹ نزد مارکو پولو فیز 3 چوک جمرود روڈ پشاور میں ایک استقبال رمضان پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام میں مدرس کے فرائض فضل باسط ناظم تربیت حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی نے سرانجام دیے۔ 50 رفقاء اور احباب نے شرکت کی۔ ✿ مردان: مقامی تنظیم مردان کے زیر اہتمام 10 مقامات پر استقبال رمضان پروگرامز منعقد کئے گئے: ✿ 10 مارچ کو دفتر طورو میں پروگرام کا انعقاد ہوا جس میں 23 افراد نے شرکت کی۔ ✿ 10 مارچ کو مسجد اجمیر خان خوشحال کلی طورو میں پروگرام کا انعقاد ہوا جس میں 10 افراد نے شرکت کی۔ ✿ 10 مارچ کو مسجد دوست محمد بابا محب بانڈہ میں پروگرام کا انعقاد ہوا جس میں 60 افراد نے شرکت کی۔

✿ 8 مارچ کو اقراء کالج مردان میں پروگرام کا انعقاد ہوا جس میں 200 افراد نے شرکت کی۔

✿ 7 مارچ کو مسجد الفلاح مردان میں پروگرام کا انعقاد ہوا جس میں 30 افراد نے شرکت کی۔

✿ 6 مارچ کو غزالی کالج مردان میں پروگرام کا انعقاد ہوا جس میں 40 افراد نے شرکت کی۔

✿ 7 مارچ کو سراج اکیڈمی میں پروگرام کا انعقاد ہوا جس میں 50 افراد نے شرکت کی۔

✿ 8 مارچ کو محب بانڈہ مدرسہ میں پروگرام کا انعقاد ہوا جس میں 100 افراد نے شرکت کی۔

✿ 9 مارچ کو مسجد قبا محب بانڈہ میں پروگرام کا انعقاد ہوا جس میں 60 افراد نے شرکت کی۔

✿ 5 مارچ کو اقراء سکول بخشالی مردان میں پروگرام کا انعقاد ہوا جس میں 150 افراد نے شرکت کی۔ (رپورٹ: جنید کامران، ناظم نشر واشاعت حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی)

حلقہ لاہور غربی

✿ سمن آباد: 8 مارچ بعداز نماز مغرب مسجد بنت کعبہ میں سجاد سرور نے خطاب کیا جس میں

21 رفقاء اور 22 احباب نے شرکت کی۔ ❁ **گارڈن ٹاؤن:** 5 مارچ بروز منگل قرآن کالج میں شیر افگن نے خطاب کیا جس میں تقریباً 25 افراد نے شرکت کی۔ ❁ **علامہ اقبال ٹاؤن:** 10 مارچ بروز اتوار قصر سعید بینکویٹ ہال میں کاشف گیلانی نے خطاب کیا جس میں تقریباً 120 افراد نے شرکت کی۔ ❁ **ماڈل ٹاؤن:** ماہ فروری کے آخری ہفتے میں مسجد قرآن اکیڈمی میں کاشف عباسی نے خطاب کیا جس میں 50 افراد نے شرکت کی۔ ❁ **ٹاؤن شپ:** 8 مارچ بروز جمعہ مسجد ابراہیم میں حافظ عبداللہ محمود نے خطاب کیا ہے جس میں 50 افراد نے شرکت کی۔ ❁ **جوہر ٹاؤن:** 3 مارچ بروز اتوار بلیسنگ شادی ہال میں عبدالمہیمن ہادی نے خطاب کیا جس میں تقریباً 130 افراد نے شرکت کی۔ ❁ **واپڈا ٹاؤن:** مقامی تنظیم واپڈا ٹاؤن کے تحت 11 مقامات پر استقبال رمضان پروگرام ہوئے۔ 3 مارچ بروز اتوار گولڈن فورٹ بینکویٹ ہال میں خورشید انجم نے خطاب کیا جس میں 150 افراد نے شرکت کی۔ ❁ **چوہنگ:** 2 مارچ بروز ہفتہ مرکز چوہنگ میں مبشر عارف نے خطاب کیا جس میں 60 مرد اور 50 خواتین نے شرکت کی۔ ❁ **شیخوپورہ جنوبی:** مقامی تنظیم شیخوپورہ جنوبی کے تحت مختلف حلقہ جات قرآنی ہوئے جس میں کم وبیش 300 مرد اور خواتین نے شرکت کی۔ ❁ **شیخوپورہ شمالی:** مقامی تنظیم شیخوپورہ شمالی کے تحت سرج لیبارٹریز میں ڈاکٹر عارف رشید نے خطاب کیا جس میں 70 افراد نے شرکت کی۔ ❁ **انجینئرز ٹاؤن:** مقامی تنظیم انجینئرز ٹاؤن کے تحت تقریباً 7 مقامات پر استقبال رمضان کے پروگرامز منعقد ہوئے اور مسجد عائشہ سمارٹ ٹاؤن میں استقبال رمضان کے حوالے سے خطاب جمعہ میں بھی گفتگو ہوئی۔ ❁ **بحریہ ٹاؤن:** 3 مارچ بروز اتوار کنال گارڈن مارکی میں مولانا خان بہادر نے خطاب کیا جس میں 120 مرد وخواتین نے شرکت کی اور مقامی تنظیم بحریہ ٹاؤن کے تحت اس کے علاوہ 7 جگہوں پر استقبال رمضان کے پروگرام منعقد ہوئے۔

(رپورٹ: نوید احمد قریشی، ناظم نشر واشاعت حلقہ لاہور غربی)

حلقہ بہاول نگر

❁ **ہارون آباد:** 06 مارچ بروز بدھ بعد از نماز عشاء مرکز تنظیم اسلامی ہارون آباد میں ہونے والے درس قرآن کے بعد محمد شفیق مدرس مقامی تنظیم ہارون آباد غربی نے استقبال رمضان کے حوالہ سے رمضان کی فضیلت واہمیت کے تعلق پر سیر حاصل گفتگو کی اور رمضان سے متعلق نبی اکرم ﷺ کی احادیث مبارکہ بھی پیش کی۔ اس پروگرام میں 65 رفقاء اور 25 احباب نے شرکت کی۔ شرکا کو دورہ ترجمہ قرآن میں شرکت کرنے کے حوالہ سے دعوت نامے تقسیم کیے گئے۔ ❁ **فورٹ عباس:** 08 مارچ بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز جمعہ مسجد جامع القرآن رحمٰن ٹاؤن فورٹ عباس میں مقامی امیر محمد مختار احمد کی زیر صدارت استقبال رمضان کے حوالہ سے پروگرام کا انعقاد ہوا جس میں مقامی مدرس فرخ ضیاء نے عظمت صیام و قیام اور عظمت صوم کی فضیلت پر قرآن وحدیث کے حوالہ جات کی روشنی میں گفتگو کی اور شریک نشست کثیر تعداد ملتزم ومبتدی رفقاء اور احباب شریک ہوئی۔ ❁ **چشتیاں:** 10 مارچ بروز اتوار بعد نماز فجر روزانہ ہونے والے درس قرآن کی محفل کے بعد مقامی امیر چشتیاں جناب محمد امین نوشاہی نے بمقام مرکز تنظیم اسلامی چشتیاں مسجد ابوایوب انصاریؓ میں استقبال رمضان کے حوالہ سے پروگرام کا انعقاد کروایا جس میں استقبال رمضان کے حوالہ سے عظمت صیام وقیام کے موضوع پر رفقائے تنظیم اسلامی واحباب سے خطاب فرمایا۔ ❁ **بہاول نگر:** مقامی تنظیم بہاول نگر کے امیر راؤ رفاقت علی اور رفقاء تنظیم اسلامی کی جانب سے استقبال رمضان کے حوالہ سے اہل علاقہ کو پمفلٹ تقسیم کیے گئے اور رکشوں پر استقبال رمضان اور دورہ ترجمہ قرآن کی تشہیر کے سلسلہ میں فلیکسز آویزاں کی گئیں۔ ❁ **مروٹ:** 08 مارچ بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز عشاء مسجد جامع القرآن گرین ٹاؤن مروٹ میں خطیب مسجد حافظ شمس الحق اعوان نے رمضان کی فضیلت واہمیت بیان کی۔ ❁ **مکھن آباد، حاصل پور، ڈونگہ بونگہ، یتیم والا، ڈاہرانوالہ، فقیر والی وکھی والا:** دروس قرآن کے مدرسین جناب افتخار احمد ناظم تربیت حلقہ، جناب محمد عامر ناظم نشر واشاعت حلقہ، محمد شفیق اور جناب ناصر محمود مقامی امیر مقامی تنظیم ہارون آباد غربی نے استقبال رمضان پروگرامز منعقد کیے۔ ❁ **اسرہ خواتین ہارون آباد:** مسجد فاطمہ المعروف جامع القرآن میں 10 مارچ بروز اتوار صبح 10 بجے استقبال رمضان کے حوالے سے پروگرام منعقد ہوا۔ اسرہ خواتین ہارون آباد کی معاونہ نے استقبال رمضان کے سلسلہ میں ہونے والے اس پروگرام میں شریک خواتین سے عظمت صیام اور رمضان کی اہمیت وفضیلت پر سیر حاصل گفتگو کی۔ اس پروگرام میں تقریباً 45 خواتین نے شرکت کی۔

(رپورٹ: محمد عامر، ناظم نشر واشاعت حلقہ بہاول نگر)

حلقہ کراچی جنوبی

❁ **کراچی جنوبی:** حلقہ کراچی جنوبی دس تناظیم پر مشتمل ہے، جس میں بحمد اللہ تمام ہی تناظیم میں استقبال رمضان کے پروگرام منعقد ہوئے۔ رمضان 2024ء میں مجموعی طور پر تقریباً 80 استقبال رمضان پروگرام کا انعقاد ہوگا جس میں تقریباً 10 ہزار حضرات وخواتین شریک ہوئے۔ ❁ تنظیم اختر کالونی نے 13 پروگرام، قرآن اکیڈمی نے 1، اولڈ سٹی 6، کلفٹن تنظیم 3، کورنگی غربی 12، لانڈھی 11، کورنگی وسطی نے 9، کورنگی شرقی 11 اور سوسائٹی نے 4 استقبال رمضان پروگرام منعقد کیے۔ ❁ مدرسین میں نائب ناظم اعلیٰ جنوبی پاکستان انجینئر نعمان اختر، ڈاکٹر محمد الیاس، عامر خان، عاطف اسلم، ڈاکٹر اسرار علی، محمد ہاشم، محمد سہیل، نعمان آفتاب، حافظ محمد اسلم، محمد نعمان اور محمد رضوان نے خطابات پیش کیے۔

(رپورٹ: سرفراز احمد، ناظم نشر واشاعت حلقہ کراچی جنوبی)

حلقہ پنجاب شمالی

❁ حلقہ پنجاب شمالی کی مقامی تناظیم کے زیر اہتمام راولپنڈی کے 12 مقامات پر استقبال رمضان کا انعقاد کیا گیا جس میں تقریباً 300 مرد اور 50 خواتین نے شرکت کی۔ ❁ **مسلم ٹاؤن:** نعمان طارق نے موتی شادی ہال کھنہ روڈ شکریال میں خطاب کیا۔ جس میں 14 افراد نے شرکت کی۔ ❁ **راولپنڈی کینٹ:** دلاور علی نے زیب شادی ہال مصریال روڈ کینٹ میں خطاب کیا جس میں 21 افراد نے شرکت کی۔ ❁ **چکلالہ کینٹ:** رضوان حیدر نے میجسٹی مارکی بحریہ ٹاؤن فیز 7 راولپنڈی میں خطاب کیا۔ جس میں 30 افراد نے شرکت کی اور روبائش مارکی ڈی ایچ اے 2 راولپنڈی میں سعد محمود نے خطاب کیا جس میں 22 افراد نے شرکت کی۔ توقیر احمد نے مرحبا شادی ہال نزد راولپنڈی میڈیکل کالج میں خطاب کیا جس میں 28 افراد نے شرکت کی اور سہیل شہزاد نے قرآن اکیڈمی رسول ٹاؤن گلریز 2 میں خطاب کیا۔ جس میں 24 افراد نے شرکت کی۔ ❁ **لالہ زار:** محمد شہریار نے کراؤن بینکویٹ ہال پونچھ ہاؤس صدر میں خطاب کیا جس میں 18 افراد نے شرکت کی اور حمزہ شاہد نے تھری روز میرج ہال اڈیالہ روڈ راولپنڈی میں خطاب کیا جس میں 25 افراد نے شرکت کی۔ ❁ **النور کالونی:** عبداللہ حنیف نے طارق کھوکھر پلازہ کے آر ایل روڈ نزد چھتری چوک میں خطاب کیا جس میں 25 افراد نے شرکت کی۔ ❁ **راولپنڈی غربی:** امجد علی نے رائل مینشن میرج ہال سید پور روڈ نزد حیدری چوک میں خطاب کیا جس میں 27 افراد نے شرکت کی۔

(رپورٹ: ابرار احمد، ناظم نشر واشاعت پنجاب شمالی)

حلقہ حیدرآباد

❁ 23 فروری 2024ء کو شفیع محمد لاکھو نے ٹنڈو آدم سٹی میں خطاب کیا۔ جس میں 70 افراد نے شرکت کی۔ ❁ 25 فروری 2024ء کو قرآن انسٹیٹیوٹ لطیف آباد یونٹ 2 میں امیر محترم حفیظ اللہ

کا ویڈیو خطاب چلایا گیا جس میں 80 افراد شریک ہوئے۔ ❁ 01 مارچ 2024ء کو قرآن انسٹیٹیوٹ لطیف آباد یونٹ 2 میں امیر محترم حفظہ اللہ کا ویڈیو خطاب چلایا گیا جس میں 75 افراد شریک ہوئے۔ ❁ 01 مارچ 2024ء مسجد جامع القرآن قاسم آباد میں شفیع محمد لاکھو نے خطاب کیا جس میں 205 افراد نے شرکت کی۔ ❁ 01 مارچ 2024ء چشتی ہاؤس یونٹ نمبر 8 لطیف آباد میں حفیظ حیات نے خطاب کیا جس میں 60 افراد شریک ہوئے۔ ❁ 03 مارچ 2024ء، نوشہرو فیروز حلقہ حیدرآباد میں شفیع محمد لاکھو نے خطاب کیا جس میں 40 افراد شریک ہوئے۔ ❁ 03 مارچ 2024ء اوپن سکائی اسکول لطیف آباد (تنظیم شرقی) میں امیر محترم کا ویڈیو پیغام سنایا گیا۔ ❁ 03 مارچ 2024ء، چوڑی مارکیٹ پنجرہ پول میں حفیظ حیات نے خطاب کیا جس میں 70 افراد شریک ہوئے۔ ❁ 07 مارچ 2024ء، میں دی کریکٹرز اسکولنگ سسٹم شہداد پور تنظیم ٹنڈو آدم سٹی میں شفیع محمد لاکھو نے خطاب کیا جس میں 200 افراد نے شرکت کی۔ ❁ 08 مارچ 2024ء، زرین ہال مارکیٹ ٹاور حیدرآباد سٹی میں شفیع محمد لاکھو نے خطاب کیا جس میں 100 افراد شریک ہوئے۔ ❁ 08 مارچ 2024ء، اقصیٰ اسکول کوہسار لطیف آباد میں امیر محترم کا ویڈیو خطاب سنایا گیا جس میں 90 افراد نے شرکت کی۔ ❁ 08 مارچ 2024ء کو آشیانہ شکیل ریل پاک میں امیر محترم حفظہ اللہ کا ویڈیو بیان سنایا گیا 70 افراد شریک ہوئے۔ ❁ 09 مارچ 2024ء کو اقصیٰ اسکول حالی روڈ لطیف آباد میں امیر محترم حفظہ اللہ کا ویڈیو خطاب سنایا گیا جس میں 60 افراد نے شرکت کی۔ ❁ 08 مارچ 2024ء کو قرآن انسٹیٹیوٹ لطیف آباد، یونٹ 2 میں سعد عبداللہ کا خطاب ہوا جس میں 85 افراد نے شرکت کی۔ ❁ 10 مارچ 2024ء کوٹری آئل مل میں امیر محترم کا ویڈیو خطاب سنایا گیا جس میں 15 افراد نے شرکت کی۔

(رپورٹ: رحیم بیگ مرزا، ناظم نشر و اشاعت حلقہ حیدرآباد)

حلقہ کراچی وسطی

❁ ح لقہ کراچی وسطی کے تحت 10 مقامات پر دورہ ترجمہ قرآن اور 02 مقامات پر خلاصہ مضامین قرآن کا انعقاد ہو رہا ہے۔ ❁ 09 مقامی تنظیم کی جانب سے استقبال رمضان کے 96 اجتماعات کا انعقاد کیا گیا جس میں اوسطاً فی اجتماع 73 رفقاء و احباب شریک ہوئے۔ 96 اجتماعات میں 57 مقامی مدرسین، 24 مقام پر دورہ/خلاصہ کرنے والے مدرسین اور 15 دیگر مدرسین نے خطاب فرمایا۔ ❁ پروگرام میں احباب کو تقریباً 450 تحفہ رمضان کتابچے تحفتاً پیش کیے گئے۔ رمضان سے قبل 60 پینا فلیکس برجز پر استقبال رمضان کے حوالے سے بینرز لگائے گئے اور مقامی تنظیم نے رکشہ فلیکس بھی بنوائے۔ لگ بھگ 271 رفقاء نے دوران اجتماعات مختلف ذمہ داریوں کو بہ احسن طریقہ سے نبھایا۔

(رپورٹ: عمر بن عبدالعزیز، معتمد حلقہ کراچی وسطی)

حلقہ کراچی شرقی

❁ سرجانی ٹاؤن: 18 استقبال رمضان پروگرام منعقد ہوئے، ان پروگراموں میں 218 رفقاء، 169 خواتین اور 283 احباب نے شرکت کی اس کے علاوہ 10 اسرہ جات بھی منعقد ہوئے۔ ❁ نیو کراچی: 10 استقبال رمضان پروگرام منعقد ہوئے، ان پروگراموں میں 250 مرد حضرات اور 350 خواتین نے شرکت کی اس کے علاوہ 7 اسرہ جات بھی منعقد ہوئے۔ ❁ گلشن معمار: 16 استقبال رمضان پروگرام منعقد ہوئے، ان پروگراموں میں 40 رفقاء، 140 احباب اور 150 خواتین شامل تھیں اور 6 اسرہ جات بھی منعقد ہوئے۔ ❁ بحریہ ٹاؤن: 28 استقبال رمضان پروگرام منعقد ہوئے، ان پروگراموں میں 80 رفقاء، 1171 احباب اور 450 خواتین شامل تھیں اور 6 اسرہ جات بھی منعقد ہوئے۔ ❁ گلزار ہجری: 12 استقبال رمضان پروگرام منعقد ہوئے، ان پروگراموں میں 100 مرد حضرات اور 50 خواتین نے شرکت کی اس کے علاوہ 11 اسرہ جات بھی منعقد ہوئے۔

❁ ملیر: 5 استقبال رمضان پروگرام منعقد ہوئے، ان پروگراموں میں 15 رفقاء، 25 خواتین اور 100 احباب نے شرکت کی اس کے علاوہ 2 اسرہ جات بھی منعقد ہوئے۔ ❁ رضوان سوسائٹی: 12 استقبال رمضان پروگرام منعقد ہوئے، ان پروگراموں میں 150 رفقاء، 250 خواتین اور 150 احباب نے شرکت کی اس کے علاوہ 7 اسرہ جات بھی منعقد ہوئے۔ (رپورٹ: ڈاکٹر محمد رفیع رضا، ناظم نشر و اشاعت حلقہ کراچی شرقی)

حلقہ کراچی شمالی

❁ حلقہ کراچی شمالی کے تحت کل 102 پروگرامز کا انعقاد ہوا۔ ان پروگرامز میں 778 رفقاء، 2709 احباب اور 1126 خواتین نے شرکت کی۔ ❁ ناظم آباد: 24 پروگرام منعقد ہوئے، ان پروگراموں میں 156 رفقاء، 153 خواتین اور 322 احباب نے شرکت کی۔ ❁ نارتھ ناظم آباد/ بفرزون: 10 پروگرام منعقد ہوئے، ان پروگراموں میں 60 رفقاء، 148 احباب اور 133 خواتین نے شرکت کی۔ ❁ شادمان ٹاؤن: 8 پروگرام منعقد ہوئے، ان پروگراموں میں 47 رفقاء، 198 خواتین اور 178 احباب نے شرکت کی۔ ❁ فیڈرل بی ایریا: 37 پروگرام منعقد ہوئے، ان پروگراموں میں 224 رفقاء، 1776 احباب اور 572 خواتین نے شرکت کی۔ ❁ اورنگی ٹاؤن: 14 پروگرام منعقد ہوئے، ان پروگراموں میں 227 رفقاء، 70 خواتین اور 257 احباب نے شرکت کی۔ ❁ بلدیہ ٹاؤن: 9 پروگرام منعقد ہوئے، ان پروگراموں میں 64 رفقاء اور 28 احباب نے شرکت کی۔

(رپورٹ: ذیشان حفیظ خان، ناظم نشر و اشاعت حلقہ کراچی شمالی)

حلقہ اسلام آباد

❁ اسلام آباد شمالی: مقامی تنظیم اسلام آباد شمالی نے استقبال رمضان کے حوالے سے سوشل میڈیا پر تشہیر کی، بینرز لگائے، ہینڈ بلز تقسیم کیے، مقامی سطح پر دعوتی سرگرمیاں سرانجام دی اور لوگوں سے خصوصی ملاقاتیں بھی کیں۔ ❁ اسلام آباد جنوبی: مقامی تنظیم اسلام آباد جنوبی نے استقبال رمضان کے حوالے سے سوشل میڈیا پر تشہیر کی، مقامی سطح پر دعوتی سرگرمیاں سرانجام دی اور لوگوں سے خصوصی ملاقاتیں بھی کیں۔ ❁ اسلام آباد شرقی: مقامی تنظیم اسلام آباد شرقی نے استقبال رمضان کے حوالے سے سوشل میڈیا پر تشہیر کی، بل بورڈز لگائے، بینرز لگائے، ہینڈ بلز تقسیم کیے، مقامی سطح پر دعوتی سرگرمیاں سرانجام دی اور لوگوں سے خصوصی ملاقاتیں بھی کیں۔ ❁ اسلام آباد غربی: مقامی تنظیم اسلام آباد غربی نے استقبال رمضان کے حوالے سے سوشل میڈیا پر تشہیر کی، بینرز لگائے، ہینڈ بلز تقسیم کیے، مقامی سطح پر دعوتی سرگرمیاں سرانجام دی اور لوگوں سے خصوصی ملاقاتیں بھی کیں۔ ❁ چک شہزاد: مقامی تنظیم چک شہزاد نے استقبال رمضان کے حوالے سے سوشل میڈیا پر تشہیر کی، ہینڈ بلز تقسیم کیے اور لوگوں سے خصوصی ملاقاتیں بھی کیں۔ ❁ کورنگ ٹاؤن: مقامی تنظیم کورنگ ٹاؤن نے استقبال رمضان کے حوالے سے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر تشہیر کی، سوشل میڈیا پر تشہیر کی، بل بورڈز لگائے، بینرز لگائے، ہینڈ بلز تقسیم کیے، مقامی سطح پر دعوتی سرگرمیاں سرانجام دی اور لوگوں سے خصوصی ملاقاتیں بھی کیں۔ ❁ بارہ کہو: مقامی تنظیم بارہ کہو نے استقبال رمضان کے حوالے سے سوشل میڈیا پر تشہیر کی، بینرز لگائے، ہینڈ بلز تقسیم کیے، مقامی سطح پر دعوتی سرگرمیاں سرانجام دی اور لوگوں سے خصوصی ملاقاتیں بھی کیں۔ ❁ غوری ٹاؤن: مقامی تنظیم غوری ٹاؤن نے استقبال رمضان کے حوالے سے سوشل میڈیا پر تشہیر کی، بینرز لگائے، ہینڈ بلز تقسیم کیے، مقامی سطح پر دعوتی سرگرمیاں سرانجام دی اور لوگوں سے خصوصی ملاقاتیں بھی کیں۔

(رپورٹ: ڈاکٹر اشرف علی، ناظم نشر و اشاعت حلقہ اسلام آباد)

یہ تمام پروگرامز اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت اور فضل سے ہوئے۔ اللہ ہمارے مال و جان کے انفاق کو قبول فرمائے اور اس کو ہمارے اور تمام انسانوں کے لیے خیر و برکت کا باعث بنائے۔ آمین!

six, it steps in with emergency humanitarian action. This relieves Israel of its legal responsibility to protect civilians under its belligerent control, and may shield it from being held accountable for its war crimes. The US will probably continue deploying the same diversionary tactics in the coming months while also extending its military support for its ally, which in the first five months of the war amounted to more than 100 instances of deadly weapons transfers carried out.

The mainstream media in the US and other Western states will play a crucial role in promoting this show in the weeks and months ahead, as it has already done. It will relay the American and Israeli official announcements without much scrutiny, conveniently forgetting the many American and Israeli pronouncements in the last five months that later proved false. Then we will see regular television and video reports of how the military does its magic – in the desert, in the sea, in the air, anywhere that entertainment producers and directors can shape a failed foreign policy into a spectacle of genuine technological awe alongside the false human caring. Some American and British journalists will open their reports by noting that in this region where Jews "made the desert bloom" and God parted the waters for Moses and his people to find refuge, the Anglo-Americans today miraculously turn the sea into a source of salvation from starvation.

But in the end, the deployment of the US military to carry out a "humanitarian" mission in Gaza will remain a captivating but delusional display, much like the ones we saw in Vietnam, Afghanistan, and Iraq. Indeed, not only has the US-Israel combine used starvation as an instrument of war and a negotiating tactic, but it has also tried to cover up this grotesque show by launching the dazzling spectacle of the US military's astounding global reach and capabilities.

Courtesy: ***https://www.aljazeera.com/***

ان شاءاللہ

رفقاء متوجہ ہوں

''دارالاسلام مرکز تنظیم اسلامی 23KM ملتان روڈ نزد چوہنگ، لاہور''

19 تا 21 اپریل 2024ء (بروز جمعۃ المبارک نمازِ عصر تا بروز اتوار نمازِ ظہر)

نقباء کورس (نئے و متوقع نقباء کے لیے)

کا انعقاد ہو رہا ہے، زیادہ سے زیادہ رفقاء اس میں شامل ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 0321-4369865

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 78-35473375(042)

رفقاء متوجہ ہوں

ان شاءاللہ ''قرآن مرکز کینال ویو گارڈن ہوتہ روڈ عارف والا (حلقہ ساہیوال ڈویژن)'' میں

21 تا 27 اپریل 2024ء

(بروز اتوار نمازِ عصر تا بروز ہفتہ نمازِ ظہر)

مبتدی تربیتی کورس

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

زیادہ سے زیادہ رفقاء متعلقہ کورس میں شریک ہوں۔

اور

26 تا 28 اپریل 2024ء

(بروز جمعۃ المبارک نمازِ عصر تا بروز اتوار نمازِ ظہر)

امراء، نقباء و معاونین تربیتی و مشاورتی اجتماع

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: درج ذیل موضوع پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ ذمہ داران سے گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں۔

☆ اسلام کا انقلابی منشور (معاشی سطح پر)

زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پروگرام میں شریک ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 0300-0971784 / 0300-4120723

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 78-35473375(042)

Watching the watchdogs: Piers, airdrops, and mediagenic spectacles in Gaza

The US 'humanitarian' strategy in Gaza offers false salvation for real starvation.

Rami G Khouri

For two weeks now, American media has given plenty of airtime and front-page space to US humanitarian aid initiatives in Gaza. The United States Air Force has started participating in aid airdrops on Gaza, while US President Joe Biden announced plans to build a temporary floating dock in order to increase the supply of food and other essential goods to the 2.3 million Palestinians under Israeli siege and bombardment. These initiatives may sound like a noble effort to save Palestinian lives, but the reality is very different. This is because the American plan is not a serious attempt by a credible and disinterested state to relieve Palestinian suffering. Rather, it is just another diversionary ruse, which – with the help of the media – has been deployed to cover up what really is a diplomatic band-aid for an Israeli-made famine and to divert attention away from the Israeli genocide the US itself has enabled.

The American government regularly uses its military abroad for spectacular feats that often have three common characteristics: they do not achieve their main aim, they mainly respond to domestic American political dictates, and they offer theatrical displays of America's impressive power. Yet the power in action behind these mediagenic moves ultimately reflects Washington's inability to conduct rigorous foreign policy that is anchored in global realities. Indeed, the US could achieve its 'declared goals' of saving Palestinian lives more quickly and at far less cost, if it forces Israel to stop its genocidal campaign in Gaza and allow normal levels of food and medical aid to flow into the territory. This is doable because without US arms, funds, and diplomatic protection, Israel could not carry on its aggression and siege.

Furthermore, many analysts also question the technical efficacy of the temporary pier because so many crucial dimensions remain unclear. Who will distribute the imported food, medicines, and basic life supplies? Can we expect these goods to reach all Palestinians in need, while Israel continues its campaign of bombing, assassinations, and scorched-earth attacks? Will the humanitarian imports only reach the center and south of Gaza, as Israel continues to make northern Gaza an uninhabitable buffer zone along the southern Israel border? And if Israel provides the security to protect the pier facility, will this represent a permanent Israeli armed presence in the middle of Gaza? Will Israel close all other border points and only use this new one? Could Israel quietly use the dock in the near future as an exit route for Palestinians forced out of Gaza? If security for food shipments by road is not guaranteed across all of Gaza, will lawless conditions allow gangs and organized criminal groups to resume their recent theft of some aid trucks and selling the contents for profit? Will Israel and the US compel some hapless and desperate Palestinians who get contracts to deliver food and medicine into becoming local accomplices who cement Israel's long-term control of Gaza – just as the shameless "South Lebanon Army" did in the 1980s before it fled for its soulless life when Hezbollah and other Lebanese resistance groups liberated the south?

Apart from the lack of clarity on effectiveness and feasibility, this plan sets a dangerous precedent: America has directly and enthusiastically supported Israel's genocide by starvation for five months, and then in month

Vol: 33 | Regd. No. C.P.L NO.114 | No.14

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore